SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Saturday, March 16, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at five of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ
ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَمَنْ اَرَادَ
الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ
مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ
عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ
اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Saturday, March 16, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at five of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ
ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿١٨﴾ وَمَنْ اَرَادَ
الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ
مَّشْكُوْرًا ﴿١٩﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ
عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿٢٠﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ
اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿٢١﴾

ترجمہ :- جو شخص دنیا کا طالب ہو تو ہم جسے چاہتے ہیں اور جتنا چاہتے ہیں اسی دنیا میں سردست اس کو دے دیتے ہیں مگر پھر آخر کار ہم نے اس کے لئے دوزخ ٹھہرا رکھی ہے جس میں وہ برے حالوں راندہ درگاہ خدا ہو کر داخل ہو گا اور جو شخص طالب آخرت ہو اور آخرت کے لئے جیسی کوشش کرنی چاہیئے ویسی اس کے لئے کوشش بھی کرے اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو یہی لوگ ہیں جن کی محنت خدا کے ہاں مقبول ہو گی - اے پیغمبرؐ وہ دنیا کے طالب اور یہ آخرت کے طالب سب ہی کو ہم تمہارے پروردگار کی (یعنی اپنی) بخشش سے امداد دیتے ہیں اور تمہارے پروردگار کی (یعنی اپنی) بخشش عام ہے کسی پر بند نہیں - (اے پیغمبرؐ) دیکھو تو سہی کہ ہم نے دنیا میں بعض لوگوں کو بعض پر کیسی برتری دی ہے - اور البتہ آخرت کے درجے کہیں بڑھ کر ہیں اور ویسے ہی اس دن کی برتری بھی کہیں بڑھ کر ہے -

Mr. Chairman: Yes, point of order, Javed Jabbar Sahib.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, I invite your kind attention with great regret to the very abysmal level of attendance by the Government in the Upper House of Parliament. There is barely three of this mighty team of Ministers present Is this not a disregard to the House particularly when one notices Mr. Chairman, that the attendance at IJI parliamentary party meetings is often at 100%?

Mr. Chairman: I think you have raised the point on the wrong day; we have two Federal Ministers, one Minister of State attending the Senate today and I think the attendance otherwise also...

(Interruption)

Mr. Javed Jabbar: It constitutes 2% of the Cabinet Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Yes, point of order, Syed Faseih Iqbal.

Obituary

سیّد فصیح اقبال ۔ جناب چیئرمین صاحب! اس سے پہلے کہ ہم جنرل موسیٰ ۔۔۔۔

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, I am moving the condolence.

Mr. Chairman: Yes, please Mohammad Ali Khan Sahib.

Mr. Muhammad Ali Khan: Mr. Chairman Sir, this House expresses its profound grief and sorrow over the sad demise of Gen. (Retd.) Muhammad Musa, Governor of Baluchistan. Gen. Muhammad Musa had a most distinguished career in the Army. He entered service in the British Army as an ordinary soldier and rose to the position of Commander-in-Chief of the Pakistan Army. To this important office he brought wide-ranging professional experience and expertise. He commanded the Pakistan Army for eight years. He was awarded Hilal-e-Jurrat for his outstanding services in the 1965 war. After retirement from the Army Gen. Muhammad Musa was appointed as Governor West Pakistan, a position he held with great distinction for over two years. Gen. Muhammad Musa was a keen sportsman and widely known for his patronage of sports in Pakistan. He was also the President of the Pakistan Hockey Federation and the Pakistan Golf Union. He was appointed as Governor of Baluchistan on the 30th of December, 1985, a position he continued to hold till his demise. In his death Pakistan has lost a distinguished personality who rendered notable service to his country during a long and illustrious career. His demise constitutes a great loss to the country. We pray to Almighty Allah to shower all his blessings on him and rest the departed soul in peace and give courage to the bereaved family to bear this irreparable loss with great fortitude.

Sir, a copy of this resolution be sent to the members of the bereaved family and I request that *fateha*. may for the departed soul.

This is approved unanimously.

جناب چیئرمین :۔ آپ کو اس قرارداد سے اتفاق ہے ۔

حافظ حسین احمد صاحب آپ فاتحہ فرمادیں ۔

(Fateha was offered)

point of Order Re:increase in quota for granting Telephones.

میر سہراب خان کھوسہ :۔ جناب! میں نے وزیر مواصلات سے ایک سوال کیا تھا ہمارا سینیٹرز کا long distance PCO کا کوٹہ صرف ایک الاٹ ہوا ہے جب کہ نیشنل اسمبلی کے ہر ممبر کو سال میں پانچ دیئے گئے ہیں ۔ اس دن نہ وزیر موصوف آئے اور نہ میں کسی وجہ سے آسکا لیکن انہوں نے لکھا ہوا جو جواب بھیجا وہ یہ تھا ۔ جناب یہ فیصلہ وزیراعظم صاحب کے پاس ہے اور وزیراعظم صاحب نے پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ میں یہ فرمایا تھا کہ نیشنل اسمبلی کا ممبر اور سینیٹر ہمارے نزدیک ایک ہی ہے لیکن یہ فرق تو اب واضح ہو رہا ہے وزیر موصوف صاحب اس سلسلے میں کچھ فرمائیں گے ۔

جناب چیئرمین :۔ میرے خیال میں اس کو پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ میں یا اس کو باقاعدہ تحریک کی شکل میں لے آئیں پھر اس کو زیر غور لایا جا سکتا ہے ۔

میر سہراب خان کھوسہ :۔ پارلیمانی پارٹی میں تو ہمیں ریجیکٹ کیا گیا ۔

جناب چیئرمین :۔ آج متعلقہ وزیر صاحب بھی مجھے نظر نہیں آرہے ۔

میر سہراب خان کھوسہ :۔ وہ نہیں آئیں گے ۔

پروفیسر خورشید احمد :۔ میں اس کی تھوڑی سی اور وضاحت کر دوں ۔ اس دن ہمارے بھائی تشریف نہیں لائے تھے ۔ ہوا یہ تھا کہ ڈپٹی چیئرمین نے جو اس وقت صدارت کر رہے تھے اس مسئلے کو لیا تھا اور متعلقہ وزیر نے یہ بات کہی تھی کہ اگر discrimination ہے تو ہم اسے دور کر دیں گے ۔ ہم جاننا چاہتے ہیں کہ اس معاملے میں کیا ہوا ۔

جناب چیئرمین :- کیا آپ میں سے کوئی جواب دینا چاہیں گے۔

چوہدری امیر حسین :- چونکہ معزز سینیٹر نے خود فرمایا ہے کہ متعلقہ وزیر نے کہا تھا کہ اگر کوئی ہے تو دور کر دے جائے گی۔ آج وہ نہیں ہیں وہ آئیں گے تو وہ اس پر بیان دیں گے۔

پروفیسر خورشید احمد :- فخر امام صاحب نے کہا تھا۔

جناب چیئرمین :- پھر اس طرح کریں کہ جب بھی ہمارا آئندہ اجلاس ہو اس دن اگر وزیر صاحب نہ آسکیں تو ان سے وضاحت لے کر مہربانی کر کے آپ یہاں ایک سٹیٹمنٹ دے دیں کیونکہ یہ اہم مسئلہ ہے، ممبروں کے استحقاق کا معاملہ ہے۔

چوہدری امیر حسین :- درست ہے جناب۔

جناب چیئرمین :- عالم علی لالیکا صاحب۔

جناب عالم علی لالیکا :- جناب چیئرمین صاحب، میں اس کے ساتھ ساتھ ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ نہ صرف پی سی او کا معاملہ ہے بلکہ ٹیلی فون کنکشن کا بھی معاملہ ہے اس میں بھی disparity ہے۔

میر سہراب خان کھوسہ :- میں نے اس کے بارے میں وزیر صاحب سے وی آئی پی لاؤنج میں پوچھا تھا انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ ان کی طرف سے فائل وزیر اعظم صاحب کی خدمت میں بھیج دی گئی ہے، اب فیصلہ وزیر اعظم صاحب کو کرنا ہے۔

حافظ حسین احمد :- میں جناب چیئرمین ایک تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں کچھ معزز اراکین نے کہا ہے کہ "مطلقہ وزیر" حالانکہ "لفظ" "متعلقہ" ہے، "مطلقہ" کہنے سے مفہوم ہی بدل جاتا ہے معزز اراکین انہیں وزیر موصوف کہہ سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین :- "وزیر موصوف" کہہ دیا کریں "متعلقہ" کہنے سے یہ آسان ہے۔

Questions and Answers.

Mr. Chairman: Question No. 23. Dr. Bisharat Elahi Sahib.

Discretionary quota for Admission in the N.C.T.E

***Dr. Bisharat Elahi:**

23. Will the Minister for Industries be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Minister for Industries has a discretionary quota for admission of 4 students in the National College of Textile Engineering, Faisalabad every year, if so, the number of admissions ordered by the Minister under this quota during the years 1988-89 and 1990; and

(b) the prescribed qualification for admission in the said institution and the reasons for not observing this criteria in the above mentioned admissions?

Ch. Shujat Hussain: No. However, the Ministry originally had a quota of 4 nominations which during 1987-88 was raised to 15 and during 1988-89 was raised to 28 with the approval of the Executive Committee. For 1988-89, 24 students were approved but these nominations were withdrawn on the instruction of the Minister in view of the recent orders of the Prime Minister to strictly follow merit only for admissions. Principal, NCTE issued the cancellation orders on 20-2-91 to all the candidates (recommended for session 1989-90) admitted on Ministry's quota.

(b) The prescribed qualification for admission to this college is F.Sc./I.Sc. Pre-Engg.), First or Second division open merit.

The seats which are allocated to various agencies are on the discretion of these agencies but on the nominations received from these agencies, the college tries to maintain merit while granting admission. All such nominations are approved by the executive committee.

Mr. Chairman: Answer taken as read. Any supplementary?

Dr. Bisharat Elahi: Sir, through you, I would like to ask the Minister concerned whether this thing which is written down here, i.e. cancellation orders dated 20/2/91 to all the candidates (recommended for session 1989-90) admitted on Ministry's quota, whether is this something which is firm or are they going to get back the quota and start pushing in candidates indiscriminately.

یہ دیکھیں جی، کہ اوپر لکھا ہوا کہ انہوں نے خود کوٹہ چار سے بڑھا کر چوبیس اور پھر اس سے بھی
[illegible] بڑھا دیا۔

Now, I don't see any reason why the Ministry concerned should be wanting to have these quotas.

ایک طرف تو ہم میرٹ کی بات کرتے ہیں۔ دوسری وزارت اور وزیر کو ہم یہ صوابدیدی
اختیارات دیتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ it is confirmed

چوہدری امیر حسین: میری گزارش ہے کہ وزارت صنعت کے پاس کوٹہ تھا، اور وہ
کوٹہ ختم ہی اس لئے کیا گیا کہ وزیر اعظم صاحب کی یہ پالیسی تھی کہ میرٹ پر داخلے ہوں۔
اب چونکہ ہر بات میرٹ پر ہوگی اس لئے کہ اس
میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی ۔ اب جناب والا! داخلہ میرٹ پر ہوگا۔

Mr. Javed Jabbar: Mr., Chairman, in para 3 of the answer it is stated that seats are allocated to various agencies, on the discretion of these agencies. Now, how does this tally with the decision to withdraw the quota system. If so, what are these agencies, what are their names?

Ch. Amir Hussain: Sir, the quota of the Ministry concerned was withdrawn. The agencies are on all Pakistan basis which the honourable Senator wants to ask. The Province-wise break up is Punjab, Sindh NWFP, Baluchistan, Federal territory, FATA, Azad Jammu & Kashmir, Northern Areas, GHQ, Naval Headquarters, Air Headquarters, foreign students etc. These are the agencies, not any particular Ministry.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, why is it necessary to give quota to the armed forces for admission to a National College of Textile Engineering when all four provinces are already classified as agencies and why do other institutions have an equal status to that of provinces. How can they be equal or supersede the provinces. This is

against the fundamental principle of rights of the citizen.

Ch. Amir Hussain: Sir, it is not against the fundamental rights of the citizen. It is for the foreign students and as far as the Naval and Air Headquarters are concerned, their personnel is to be trained for that very particular forces.

Mr. Javed Jabbar: But what do they have to do with the textile engineering. What is the connection between the armed forces and textile? Do they now want to settle them in testile engineering colleges?

Mr. Chairman: But where do you get this from that the armed forces have got a quota?

Mr. Javed Jabbar: He just read out the list of agencies which are entitled to send nominations for admission in this college including Air Headquarters and Naval Headquarters.

Mr. Chairman: Look, as I understand it, (1) I do not see the armed forces being mentioned here and (2) the Minister is now saying that this has been withdrawn. There are no quotas any more.

Prof. Khurshid Ahmed: No, he is not saying this. He is saying that the quota of the Ministry alone has been withdrawn and it is very much written here that the agencies are entitled to nominate in their discretion. So, we want a complete list of the agencies.

<u>جناب چیئرمین :</u> ان ایجنسیوں کی لسٹ آپ پڑھ دیں جن کو آپ کوٹہ دیتے ہیں۔

<u>چوہدری امیر حسین :</u> میں پڑھتا ہوں۔

<u>جناب چیئرمین :</u> مطلب یہ ہے کہ ان ایجنسیوں کا کوٹہ ہے۔

<u>چوہدری امیر حسین :</u> ایجنسیوں کا ہے وزارتوں کا نہیں ہے۔

<u>پروفیسر خورشید احمد :</u> ایجنسیوں کا نام اور کوٹہ بتایا جائے کہ کتنا ہے۔

Ch. Amir Hussain: There are 63 seats for admission in the first year class of the four years degree course of the B.Sc, Textile Engineering *at the* college. The allocation of seats is as under:-

All Pakistan basis.	3	
Punjab.	21	
Sindh	9	(3 urban & 6 rural)
NWFP.	5	
Baluchistan	3	
Federal territory	1	
FATA.	3	
Azad Jammu & Kashmir	2	
Northern areas	1	
GHQ Army	3	
Air Headquarters	1	
Naval Headquarters	1	
Foreign students	2	
Children of college employees.	2	

There were four seats for Ministry of Industries and later-on the quota were increased, that has been cancelled.

جناب چیئرمین: اب یہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ جو آپ نے مسلح افواج کو کوٹہ دیا ہے ان کا ٹیکسٹائل سے کیا تعلق ہے۔

Mr. Javed Jabbar: And under which provision of the Constitution?

Because the provincial quota is constitutionally mandated. How is the armed forces being given a status of equal to that of Baluchistan? Baluchistan has the same number of seats, if not less.

Ch. Amir Hussain: Sir, my submission is that actually the question was related to a particular Ministry. No doubt supplementary question arises from it, if I am given fresh notice, I will give full details.

Mr. Javed Jabbar: But, Sir, I will be no longer fresh as a Senator. I will have ceased to be a Senator.

Mr. Chairman: We will convey to you as a special man. Thank you. Hussain Bakhsh Bangulzai Sahib.

میر حسین بخش بنگلزئی: محترم وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ بلوچستان کا کوٹہ ہے اس کوٹہ کو ختم کرنے سے پہلے جب یہ ریوڑیاں بانٹی گئیں تو اس میں بلوچستان کے کتنے طلباء کو اکاموڈیٹ کیا گیا۔

جناب چیئرمین: کوٹہ ختم نہیں کیا گیا - وہ تو یہی فرما رہے تھے اور وضاحت کر رہے تھے صرف وزارت کا کوٹہ ختم کیا گیا ہے - لیکن آپ کا برقرار ہے۔

میر حسین بخش بنگلزئی: وزارت کا کوٹہ ختم کر دیا یہ تو بالکل صحیح ہے لیکن بلوچستان کا کوٹہ تو اپنی جگہ موجود ہے۔ اس کو تو آپ بھی ایڈمٹ کرتے ہیں - اس لئے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کے کتنے طلباء کو داخلہ ملا ہے -

Ch. Amir Hussain: Sir, I have the list of the students who were recommended against the quota of the Ministry. As regards the province-wise students who have been recommended by the respective province, the list will be placed on the table of the House.

میر حسین بخش بنگلزئی :- جناب والا! مجھے اس سلسلے میں ایک وضاحت چاہیئے کہ بلوچستان گورنمنٹ کی طرف سے جن لڑکوں کو داخلہ کے لئے recommend کیا گیا تھا ان کو میرٹ لسٹ کے مطابق داخلے نہیں ملے۔ بلکہ پرنسپل نے کہا ہے کہ یہ میرٹ میں خود بناؤں گا۔ اب بلوچستان کی گورنمنٹ کی طرف سے جن کو ریکمنڈ کیا گیا ہے ان کو داخلے نہیں ملے۔ گورنمنٹ کی لسٹ میں مذکورہ افراد کے علاوہ جن لوگوں نے درخواستیں دی ہیں وہ consider ہو گئے ہیں۔ اس سلسلے میں وزیر صاحب بتائیں کہ صوبہ بلوچستان کے کوٹہ کا کیا بنا ہے۔

جناب چیئرمین :- وہ کہہ رہے ہیں کہ میں اس پر بعد میں بیان دوں گا ۔ آج ان کے پاس معلومات نہیں ہیں ۔

پروفیسر خورشید احمد :- جناب چیئرمین ! کوٹہ اور صوابدید دو الگ الگ چیزیں ہیں ۔ صوبوں کا اگر کوٹہ ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ تو کوٹہ ہے لیکن اس کے بعد اس کوٹہ میں داخلہ کے لئے کوئی criterion ہوگا جس کے تحت طلباء کو منتخب کیا جائیگا صوابدید کے معنی یہ ہیں کہ کوئی پروگرام طے نہیں ہے ۔ اس بنا پر اگر وزیر صاحب روشنی ڈال سکیں کہ جس چیز کو انہوں نے کوٹہ کہا ہے ، وہ کوٹہ ہے یا صوابدید ہے اور لفظ صوابدید جو استعمال ہوا ہے ، اس کے بعد پھر کوٹہ کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے

چوہدری امیر حسین :- جو صوبہ وار نام بھیجے جاتے ہیں وہ بھی میرٹ کو مد نظر رکھ کر بھیجے جاتے ہیں اور صوابدید بھی میرٹ کی بنیاد پر استعمال کی جاتی ہے ۔

(مداخلت)

پروفیسر خورشید احمد :- quota on merit تو میں مانتا ہوں بشرطیکہ Prescribed ہو وہ تو کوٹہ ہے اور criterion یہ ہے کہ اس میں یہ طے ہوگا کہ بلوچستان سے اتنے لیئے جائیں گے پنجاب سے اتنے لئے جائیں گے لیکن صوابدید کے معنی یہ ہیں کہ کوٹہ کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جائے گا ۔

جناب چیئرمین :- ڈاکٹر بشارت الٰہی صاحب

ڈاکٹر بشارت الٰہی :- جناب وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ صرف الیف ایس سی فرسٹ اور سیکنڈ ڈویژن لیئے جائیں گے میرا خیال ہے آئی ایس سی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے صرف انہیں داخلہ دیا جاتا ہے ۔ کیا وزیر صاحب یہاں یقین سے یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ کسی تھرڈ ڈویژن والے کو وہاں داخلہ نہیں دیا گیا ۔

چوہدری امیر حسین :- میرے پاس جو ریکارڈ دستیاب ہے اس کے فرسٹ اور سیکنڈ ڈویژن والوں کو داخلہ دیا گیا ہے ۔

It has been supplied by the concerned Ministry discretion

جناب چیئرمین: جی فصیح اقبال صاحب آخری ضمنی سوال۔

سید فصیح اقبال: جناب چیئرمین! متعلقہ وزیر کے نہ ہونے سے یہ جوابات پیش کئے گئے ہیں۔ یہ تسلی بخش جوابات نہیں ہیں۔ بلوچستان کے کوٹہ کا ذکر کیا گیا ہے لیکن پنجاب کو کیا میرٹ پر دیا گیا ہے۔ پنجاب کے طلباء کے نام بتا دیجئے مجھے پتہ ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے اُن امیدواروں کو داخلہ دیا ہے جو میرٹ لسٹ پر نہیں تھے اور مقررہ criterion پر پورے نہیں اُترتے تھے۔ اس میں بھی سفارش چلی ہے۔ اور پھر آپ کہتے ہیں کہ صوابدید میں بھی میرٹ کا خیال رکھا گیا ہے۔ حالانکہ صوابدید کی وجہ سے ہی اس کا غلط استعمال ہوتا ہے۔ آپ نے خود کہا تھا کہ وزیراعظم کی پالیسی ہے کہ کوئی صوابدیدی کوٹہ نہ ہو۔ لیکن اب یہ کیسے موجود ہے۔

چوہدری امیر حسین: میں نے کافی وضاحت کی ہے جناب ہر صوبے کا کوٹہ ہے مثلاً بلوچستان سے تین آدمی لئے جائیں گے وہ بھی تینوں میرٹ پر لئے جائیں گے۔۔۔۔۔

سید فصیح اقبال: وہ بھی لئے نہیں گئے۔

چوہدری امیر حسین: مجھے جو معلومات دی گئی ہیں اور میرے پاس جو ریکارڈ ہے اس کے مطابق یہی ہے کہ صوبہ وار سیٹیں مخصوص ہیں اور وہ تمام کے تمام طلباء میرٹ پر لئے گئے ہیں اور میرٹ پر لئے جاتے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد: معاف کرنا جناب چیئرمین! میں تحریری جواب پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں اس کے الفاظ یہ ہیں۔

"The prescribed qualification for admission to this college is. F.Sc./I.Sc. (Pre-Engg.), first or second division on open merit.

The seats which are allocated to various agencies are on the discretion of these agencies but on the

nominations received from these agencies, the college tries to maintain merit while granting admission......."

جناب چیئرمین:- مطلب اس کا یہ ہو سکتا ہے کہ اگر ایک ایجنسی کی 3 سیٹیں ہیں اور وہ چھ کی سفارش کر دیتے ہیں تو اُن میں سے میرٹ دیکھ لیتے ہوں گے؟

پروفیسر خورشید احمد:- آخر وہ 6 کیوں کریں گے اگر تین کا کوٹہ ہے تو وہ 6 نہیں کریں گے

ایک فاضل ممبر:- ان کی صوابدید ہے اور اسی صوابدید کے تحت وہ 30 کی سفارش کریں گے تو بھی میرٹ کا سوال کہاں رہ جاتا ہے۔

جناب چیئرمین:- بہر حال اس بارے میں بھی مزید اطلاعات اگلی دفعہ دے دیں۔

میر حسین بخش بنگلزئی:- اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ سینٹ میں ایک تفصیلی بیان آنا چاہیئے کیوں کہ کنفیوژن بہت زیادہ ہے۔

جناب چیئرمین:- ٹھیک ہے جی - اگلا سوال نمبر 24 -

Renewal of Dealership.

***Mian Alam Ali Laleka:**

24. *Will the Minister for Production be pleased to refer to Senate Starred Question No. 51 replied on 31st January, 1991 and state the time by which the dealership of the aggrieved party will be revived?*

Engr. Islam Nabi: The matter is under consideration. No time frame can be indicated at this stage.

جناب عالم علی لالیکا:- جناب والا! میرا سوال 31 جنوری 1991ء کو پوچھے گئے سوال سے متعلق ہے جس میں میرے فاضل دوست شاد محمد خان صاحب نے یہ پوچھا تھا کہ آیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ میں میسی فرگوسن ٹریکٹر کی ایجنسی 1983ء سے 1989ء

تک الجبار ٹریڈرز کے پاس رہی۔ اس کا جواب اسلام نبی صاحب وزیر پیداوار نے اثبات میں دیا تھا۔ اسی سوال کا "ب" جزو یہ تھا کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ اس فرم کی پرفارمینس تسلی بخش رہی ہے اور یہ ایجنسی اکتوبر 1989ء میں بغیر کسی نوٹس کے کینسل کر دی گئی تھی اور پیپلز پارٹی کے ایک سابقہ ایم۔ پی۔ اے کو الاٹ کر دی گئی تھی اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اس کا جواب بھی جناب والا! "ہاں" میں آیا ہے۔ اب جناب والا! مجھے ضمنی سوال یہ پوچھنا ہے کہ جب 89 - 1983ء تک ایجنسی الجبار ٹریڈرز کے پاس تھی اور اس پر کوئی الزام بھی نہیں تھا اور اس کی کارکردگی بھی اچھی تھی اور بغیر کسی وجہ کے اکتوبر 89ء میں یہ ایجنسی کینسل کر کے کسی اور کو الاٹ کر دی گئی تو اس کو التواء میں رکھنے کی وجوہات کیا ہیں اور کیوں یہ کینسل کر دی گئی تھی اور اگر اس کی کارکردگی بھی صحیح تھی اگر بغیر کسی وجہ کے کینسل کر دی گئی تھی اور پیپلز پارٹی کے ایک ایم۔ پی۔ اے کو الاٹ کر دی گئی تھی تو اس کو زیر غور رکھنے کا کیا مقصد ہے؟

<u>چوہدری امیر حسین</u>: جناب جو فاضل سینیٹر صاحب نے فرمایا یہ بات درست ہے کہ پیپلز پارٹی کے دور میں یہ ایجنسی بغیر کسی اطلاع کے کینسل کر کے پیپلز پارٹی کے ایک ایم پی اے خواجہ محمد یوسف کو on the orders of the Prime Minister. دے دی گئی تھی۔ انہوں نے جو فرمایا کہ بغیر کسی نوٹس کے کینسل کی گئی جب کہ اس کی کارگزاری بھی اچھی تھی تو یہ درست ہے اس کی جناب بیک گراؤنڈ یہ ہے کہ یہ ایجنسی 1970ء سے خواجہ محمد یوسف کے پاس تھی جب وہ حسب ضابطہ کینسل ہوئی تو وہ litigation میں چلا گیا اور کیس چلتا رہا۔ بعد میں پیپلز پارٹی کے دور میں چونکہ وہ اپنے آدمی کو ممنون کرنا چاہتے تھے فیصلہ یہ ہوا کہ الجبار ٹریڈرز کو بھی ایک ایجنسی دے دی جائے اور پیپلز پارٹی کے ایم پی اے کے پاس بھی ایجنسی رہے۔ اس طرح دو ایجنسیاں ہو گئیں لیکن بعد میں اچانک انہوں نے کہا کہ نہیں الجبار ایجنسی کو کینسل کر دیا جائے اور خواجہ محمد یوسف کو دے دی جائے۔ اس کی جناب والا! ہم نے باقاعدہ طور پر سمری تیار کر لی That is being submitted to the honourable Prime Minister for ppropriate action.

جناب عالم علی لالیکا: جناب والا! میرے ضلع بہاولنگر میں ستلیج ٹریڈرز کے نام سے ایک ایجنسی سے 3 سال سے کام کر رہی تھی اس کو بھی اسی دور میں کینسل کر دیا گیا۔ اس کی کارکردگی کا یہ عالم ہے کہ اس ایجنسی کے نمائندے کو تین مرتبہ بیرون ملک بھجوایا گیا۔ بیرون ملک اُن لوگوں کو بھجوایا جاتا ہے جن کی کارکردگی قابل ستائش ہوتی ہے۔ جناب والا! اس کو کینسل کر دیا گیا بعد میں نظر ثانی کرتے ہوئے اُسی دور میں پھر بحال کرنے کے آرڈر بھی کر دیئے گئے جناب والا! دریں اثناء پیپلز پارٹی کے ایک ایم پی اے صاحب کی خواہش پر جن کا نام پیر وینز صالح تھا "زرخیز" کے نام سے اسے ایک ایجنسی الاٹ کر دی گئی۔ جناب والا! آج تک وہ معاملہ معلق چلا آ رہا ہے اور ستلیج ٹریڈرز والے آج تک در بدر مارے مارے پھرتے رہے ہیں انکو بحال کرنے کی بجائے fresh orders جاری کر دئے گئے مگر ملت ٹریڈرز والوں کو اُن کو reappointment کے orders دیئے گئے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ زرخیز والے اور ستلیج ٹریڈرز والے دونوں چل رہے ہیں۔ جہاں تک وزیر صاحب نے دو ایجنسیوں کا ذکر فرمایا۔ اُس کے بارے میں وفاقی محتسب صاحب نے بڑا واضح فیصلہ فرمادیا ہے کہ dual agency کسی بھی ضلع میں تجارتی مفادات کے مطابق نہیں ہے سرگودھا کے معاملے میں وفاقی محتسب نے خصوصی طور پر فرما دیا ہے ۔۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ آپ تقریر کر رہے ہیں یا سوال پوچھ رہے ہیں؟

جناب عالم علی لالیکا: سوال ہی جناب والا کر رہا ہوں۔ سوال میں بڑی نزاکت ہے۔ مجھے وضاحت کرنے کے لئے آپ کچھ مہلت دیں گے تو تبھی میرے دل کا غبار نکل سکتا ہے اب جناب والا! وہاں بھی یہی صورت ہے جس کی کارکردگی سے 3 سال سے اچھی تھی اور جس کے بحال کرنے کے آرڈر بھی ہو چکے ہیں لیکن کیا وجہ ہے کہ اس کو بھی معلق رکھا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: یعنی اس کو بحال نہیں کیا جا رہا۔

جناب عالم علی لالیکا: اس کو بحال نہیں کیا جا رہا ہے اس کی بجائے زرخیز والے کو آرڈرز دے دیئے گئے تھے اس کو کینسل نہیں کیا جا رہا ہے جب کہ وفاقی محتسب کا فیصلہ ہے کہ کسی ضلع میں دو ایجنسیاں نہ ہوں۔

جناب چیئرمین: یہ ضمنی سوال اس سوال سے تو نہیں پیدا ہوتا۔ کیونکہ یہ بہاولنگر سے متعلق ہے۔ اس لئے لازمی بات ہے کہ اس کے بارے میں معلومات ان کے پاس نہیں ہوں گی کیوں جی آپ کے پاس معلومات ہیں زرغینز کے بارے میں کچھ ہے جی؟

چوہدری امیر حسین: جناب میں اس کے بارے میں عرض کرتا ہوں point in issue میں resemblance تو ہو سکتی ہے لیکن سوال بالکل independent اور separate ہے۔

جناب چیئرمین: میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں اس کو علیحدہ سوال کے طور پر لائیں۔

جناب عالم علی لالیکا: جناب آپ نے بجا فرمایا آپ کا حکم سر آنکھوں پر، سوال یہ ہے کہ دونوں کی نوعیت ایک ہی ہے جو بات مجھے پوچھنی ہے جس کا حوالہ دینا مطلوب ہے وہ یہ ہے کہ بہاولنگر کی صورتحال بھی یہی ہے۔ اب مجھے جو چیز اجاگر کرنی ہے وہ جناب والا! وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ دو ایجنسیاں دی گئیں اب یہاں سے میرا ضمنی سوال پیدا ہوتا ہے کہ وفاقی محتسب نے فیصلہ فرما دیا ہوا ہے سرگودھا کے کیس میں بالخصوص کہ کسی ایک جگہ پر دو ایجنسیاں تجارتی مفادات میں نہیں ہیں۔ پنجاب میں یا پاکستان میں جہاں کہیں بھی دو ایجنسیاں ہوں وہ تجارتی مفادات کے پیش نظر ٹھیک نہیں ایک کو کینسل کر دینا چاہیئے۔ اس کو التوا میں یا معلق رکھنے کا کیا جواز ہے؟

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی اس کو بھی ذرا دیکھ لیں اور اگر کوئی فیصلہ ہے تو اس پر عملدرآمد کیوں نہیں ہو رہا اس کے بارے میں اگلی دفعہ آپ بیان دے دیں اگلا سوال نمبر 25 قاضی حسین احمد صاحب۔

Employees in special Education Department.

***Qazi Hussain Ahmed: (on his behalf)**

25. *Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state the total number of permanent and temporary employees in* grade-16 *and above with grade-wise and province-wise break-up working in Special Education Department?*

Ch. Amir Hussain: No employee in BPS-16 and above in Special Education Department is permanent. Details of employees in grade 16 and above with grade-wise break-up are as follows :—

Province	B-16	B-17	B-18	B-19	B-20
Punjab.	13	89	22	6	1
Sindh	10	37	9	4	—
NWFP.	2	19	5	5	—
Baluchistan.	5	4	2	1	—
NA FATA.	1	—	—	1	—
A.K.	1	1	—	—	—
Total:	32	150	38	17	1

GRAND TOTAL: 238

<u>پروفیسر خورشید احمد</u>: ضمنی سوال۔جناب پہلا سپلیمنٹری یہ ہے کہ یہ عجیب وغریب صورت حال اس سوال میں ہمارے سامنے آرہی ہے کہ سپیشل ایجوکیشن کے ڈیپارٹمنٹ میں گریڈ ۱۶ و بالا کے جتنے بھی ملازمین ہیں سب temporary ہیں۔ کوئی بھی permanent نہیں ہے۔ یہ حکومت کا کیسا نظام ہے کہ ۲۳۸ کی تعداد یہاں بتائی گئی ہے لیکن ایک بھی ان میں سے مستقل نہیں ہے۔کیا آپ ذرا اس پر روشنی ڈالیں گے کہ ایسا کیوں ہے؟

<u>چوہدری امیر حسین</u>: جناب ان کی بات درست ہے۔اس کو باقاعدہ ہم نے process کرنا شروع کر دیا ہے۔گریڈ ۱۶ و بالا ملازمین کی کنفرمیشن کے لئے فیڈرل پبلک سروس کمیشن کو لکھا گیا ہے وہ اس کیس کو process کر رہے ہیں اور recently ۱۹ گریڈ کے لئے انٹرویو کی تاریخ مقرر کی گئی تھی ۱۸ مارچ ۱۹۹۱ء اور ۲۷ مارچ ۱۹۹۱ء at Islamabad and Karachi respectively ہمیں خود اس بات کا احساس ہے اور اس کے لئے process ہم کر رہے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد : دوسرا سپلیمنٹری یہ ہے جناب والا کہ اور ایڈہاک میں کیا فرق ہے اور ان میں کتنے ایڈہاک میں اور کتنے ہیں۔

چوہدری امیر حسین : اس کی تفصیل دینا اس وقت مشکل ہے۔ عارضی ، ایڈہاک کی تفصیل یہاں الگ الگ نہیں دی گئی انہوں نے یہ ایک ہی چارٹ بنا کر بھیجا ہے۔ I will write to the concerned Ministry کہ وہ اس کی علیحدہ علیحدہ تفصیل دے دیں that will be placed on the table of the House.

پروفیسر خورشید احمد : تیسرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ میں نے اصل سوال میں ان کی تعلیمی کوالیفکیشن بھی پوچھی تھی لیکن اس کا جواب فراہم نہیں کیا گیا۔

چوہدری امیر حسین : کس گریڈ کی ؟

پروفیسر خورشید احمد : سب گریڈوں کے لئے پوچھا گیا تھا کہ ان کے گریڈ ، ان کے صوبہ وار کوالف اور ان کی تعلیمی قابلیت کیا ہے۔

چوہدری امیر حسین : صوبہ وار کا جواب تو انہوں نے دیا ہے لیکن تعلیمی قابلیت کے متعلق جواب اگر اس میں نہیں ہے تو وہ بھی دے دیں گے۔

پروفیسر خورشید احمد : فراہم کردیں گے۔ آگے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : پروفیسر صاحب کیا تعلیمی قابلیت کے متعلق اس سوال میں آپ نے پوچھا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : جی میں نے پوچھا تھا۔

چوہدری امیر حسین : سوال میں نہیں ہے۔ شاید نظر انداز ہو گیا ہو۔

پروفیسر خورشید احمد : اصل سوال میں تھا یہاں جو سوال آیا ہے اس میں نہیں ہے لیکن جو سوال میں نے دیا تھا اس میں تعلیمی قابلیت کے بارے میں سوال تھا۔ میں چاہوں گا کہ سیکرٹریٹ اس کو چیک کرے۔ پروفیسر خورشید احمد۔ اگلا سوال میرا یہ ہے جناب کہ کیا وزیر صاحب کو یہ معلوم ہے کہ ایڈہاک ملازمین یا عارضی ملازمین کو اس زمانے میں کوئی وجہ بتائے بغیر

برطرف کیا گیا ہے۔

چوہدری امیر حسین: میرے پاس جو ریکارڈ ہے اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ کسی کو برطرف کیا گیا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: میرے پاس ریکارڈ ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں آپ کو دوں۔

چوہدری امیر حسین: یہ معلومات لے کر بھی میں یہاں پیش کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ قاضی لطیف صاحب۔

قاضی عبداللطیف: ضمنی سوال یہ ہے جناب والا کہ ایڈہاک اور عارضی کے درمیان فرق انہوں نے نہیں بتایا اور عارضی طور پر جو تقرری کی جاتی ہے کیا وہ بھی کوٹہ کے مطابق صوبائی لحاظ سے کی جاتی ہے یا اس میں کوٹہ کا لحاظ نہیں ہوتا۔

چوہدری امیر حسین: جناب پہلی بات تو یہ ہے کہ ہر صوبے کا کوٹہ مقرر ہے۔ بعض ایسی پوسٹیں ہیں جن پر پورے آدمی نہیں مل سکے۔ ایڈہاک اور عارضی میں سمجھتا ہوں کہ تقریباً ایک ہی بات ہے۔ لغوی لحاظ سے کوئی فرق ہوگا لیکن ان کو بعد میں مستقل ہونا ہوتا ہے باقاعدہ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ملازم رکھا جائے تو اس میں بھی کوٹہ کا خیال رکھا جاتا ہے۔

قاضی عبداللطیف: یہ تقریباً کی بات ہے یا حقیقتاً ایک ہی ہے۔

چوہدری امیر حسین: تقریباً ایک ہیں۔ ورنہ دو لفظ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بلوچستان کا کوٹہ ایسے لوگوں کو ملا ہے جن کا وہاں کوئی گھر بھی نہیں ہے۔ اس کی کیا گارنٹی ہے کہ کوٹہ وہاں کے بالکل اصل لوگوں کو ملا ہے جو وہاں کے قبائل میں یا وہاں کے حقیقی رہنے والے ہیں۔

چوہدری امیر حسین: ہم ڈومیسائل دیکھتے ہیں اور جہاں تک سپیشل ایجوکیشن کا معاملہ ہے اس میں بلوچستان کی کوٹہ کے لحاظ سے بہت سی اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ آدمی نہیں مل رہے۔ ہم تو بڑی احتیاط کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی سید فصیح اقبال صاحب

سید فصیح اقبال: میں وزیر موصوف کی یقین دہانی کا خیر مقدم کرتا ہوں لیکن ان کو معلوم ہوگا کہ اس صوبے کے بارے میں حکومت کا ہمیشہ یہ مؤقف رہا ہے کہ وہاں سے مطلوبہ قابلیت کے لوگ نہیں ملتے۔ اگر وہ اشتہارات دیں اور وہاں لوگوں کو بتلائیں، وہاں کی صوبائی حکومت سے رجوع کریں، وہاں کے منتخب نمائندوں کو بتائیں تو یہ شکایت نہ رہے گی۔ آپ کا ہمیشہ سے یہی مؤقف ہے کہ وہاں سے مطلوبہ قابلیت کے لوگ نہیں ملتے۔ لہٰذا اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ وہاں بیروزگاری بہت ہے۔ مطلوبہ قابلیت کے سینکڑوں تعلیم یافتہ لڑکے موجود ہیں۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کو جو کچھ لکھ کر دیا گیا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ جب پلیسمنٹ بیورو کے ذریعے بھرتی کی گئی تو کہا گیا کہ صاحب یہ irregular ہے۔ تو کس طرح صوبہ بلوچستان کے لوگوں کا مسئلہ طے ہوگا۔ اس پر آپ پالیسی بیان دیں کیونکہ محکمہ والے آپ کو غلط بتاتے ہیں۔

چوہدری امیر حسین: جناب میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ پلیسمنٹ بیورو کی طرف سے جو تقرریاں ہوئی ہیں وہ واقعی خلاف ضابطہ اور خلاف قانون ہوئی ہیں۔ لیکن ہم جو تقرریاں کریں گے اور جو کر تے ہیں اسے باقاعدہ مشتہر کر کے اور رولز کو مد نظر رکھتے ہوئے کرتے ہیں اور آئندہ بھی ایسا ہی کریں گے بلوچستان کے معاملے میں بھی اور باقی سارے پاکستان کے معاملے میں بھی۔

جناب چیئرمین: بنگلزئی صاحب۔

میر حسین بخش بنگلزئی: جناب ہمارے صوبے سے ایک محترم ساتھی نے وزیر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ مگر میں محترم وزیر صاحب کے اس جملے پر شدید احتجاج کرتا ہوں کہ بلوچستان سے اس قابلیت کے لوگ مہیا نہیں ہوتے۔ اس ایوان کو بلوچستان کے حوالے سے ہمیشہ اندھیرے میں رکھا گیا اور آج بھی اندھیرے میں رکھا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر صاحب۔

چوہدری امیر حسین: جناب مجھے بہت افسوس ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا میں

نے کہا تھا کہ بعض صوبوں سے بعض اوقات آدمی سامنے نہیں آتے۔ میں نے یہ تو نہیں کہا۔

جناب چیئرمین : یہ نہیں کہا کہ قابلیت نہیں ہے۔ یہ کہا ہے کہ لوگ آتے نہیں ہیں۔

میر حسین بخش بنگلزئی : میں اس معزز ایوان کے اس فلور پر یہ اعلان کرتا ہوں کہ کوئی بھی اسامی آپ مشتہر کریں اور بلوچستان سے اگر کوئی شخص نہ آیا تو آج میں سینیٹ سے جا رہا ہوں کل میں سیاست سے مستعفیٰ ہو جاؤں گا۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں یہ ذرا چیک کر لیں کہ بلوچستان کی اسامیوں کے لئے اخبارات میں اشتہارات آتے ہیں یا نہیں۔ غالباً وہاں اردو، انگریزی اور بلوچی زبان میں بھی اخبارات ہوں گے۔ پشتو کے بھی ہوں گے۔ یہ بھی چیک کر لیا جائے کیونکہ یہ شکایت اکثر رہتی ہے۔

چوہدری امیر حسین : جناب میں لکھ کر محکمہ کو یہ ہدایت کروں گا کہ ایک تو نشنل اخبارات میں مشتہر کریں اور ان مقامی اخبارات میں بھی کریں جو سندھ میں زیادہ سرکولیٹ ہوتے ہیں سندھ، پنجاب بلوچستان فرنٹیئر، ہر صوبے میں جو اخبارات زیادہ سرکولیٹ ہوتے ہیں ان میں بھی اشتہارات دیئے جائیں۔

جناب چیئرمین : اور یہ بھی دیکھیں کہ مثلاً بلوچستان میں گریڈ ۱۶ کے پانچ ہیں۔ اور این ڈبلیو ایف پی کے صرف ۲ ہیں۔ یہاں بلوچستان والے اپنے کوٹہ سے تجاوز کر گئے ہیں اسی طرح میرے خیال میں جو گریڈ ۱۷ ہے اس میں بھی وہاں کے ۴ ہیں۔ میرے خیال میں وہ کوٹہ کے مطابق ہوں گے۔ صرف گریڈ ۲۰ میں وہاں کا کوئی نہیں غالباً پوسٹیں ہی کم ہوں گی۔

سید فصیح اقبال : جناب! وزیر صاحب ان وزارتوں کو ہدایت کریں کہ وہ انہیں صحیح جوابات دیں۔ اسامیاں وہاں مشتہر نہیں ہوئیں۔ اگر مشتہر ہوتیں تو آج یہ نوبت نہ ہوتی۔ یہ احتجاج اس لئے ہے کہ وہاں کبھی بھی ایسا ہوا نہیں ہے۔ اب آپ یقین

دہانی کرائیں گے لیکن پہلے جو ہوا ہے وہ یہی ہے اور آن ریکارڈ ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ڈاکٹر پانیزئی۔

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی: جناب چیئرمین صاحب! آپ سے یہ سن کر کہ بلوچستان کا کوٹہ تجاوز کر گیا بڑا افسوس ہوا۔

جناب چیئرمین: میں صرف گریڈ ۱۶ کی بات کر رہا ہوں۔

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی: اگر یہاں ایک دو بڑھ گئے ہیں تو کیا ہوا۔

جناب چیئرمین: میں نے صرف آپ کی توجہ مبذول کرائی تھی۔ میری طرف سے کوئی اعتراض نہیں تھا۔

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی: جناب! میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ بلوچستان سے کوئی درخواست گزار نہیں ملا ہے۔ اتفاق سے میں بھی کچھ عرصہ سپیشل ایجوکیشن کی وزیر رہی ہوں اور میں نے تقریباً سات افراد کی appointments کروائی تھیں۔ میری وزارت کی مدت بڑی جلدی ختم ہو گئی۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں وہی کوٹہ تجاوز کر گیا ہے۔

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی: میری وزارت ختم ہونے کے بعد ان میں سے تین افراد کو انہوں نے واپس کر دیا۔ میرے ہوتے ہوئے تو انہوں نے کہا کہ یہ کوالیفائڈ ہیں۔ لیکن میری منسٹری ختم ہونے کے بعد ان لوگوں کو واپس کر دیا تو وزیر صاحب یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہاں سے درخواستیں موصول نہیں ہوئیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ اگلا سوال نمبر ۲۶، پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

Appoint of Air Marshall (Retd.) Zulfiqar Ali as Ambassador.

*Prof. Khurshid Ahmed

26. *Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:*

(a) *whether it is a fact that Air Marshal (Retd.) Zulfiqar Ali Khan was appointed Ambassador of Pakistan in USA by Benazir's government;*

(b) *whether it is also a fact that around 10th August, 1990 the Air Marshal (Retd.) Zulfiqar Ali Khan was asked to handover his charge to his second-in-command in the Pakistan Embassy in Washington but he refused to relinquish the said charge;*

(c) *the date on which he actually relinquished the charge of the Ambassadorship and nature of his activities between 6th August, 1990 and the date on which he relinquished the charge; and*

(d) *whether it is further a fact that he was involved in supporting the Ex-Prime Minister Benazir's personal lobby during this period?*

Sahabzada Yaqub Khan: (a) Yes. It is a fact that Air Chief Marshal (Retd.) Zulfiqar Ali Khan was appointed as Ambassador of Pakistan to the USA by the Government of the former Prime Minister Mrs. Benazir Bhutto in July 1989.

(b) It is not correct that Air Chief Marshal (Retd.) Zulfiqar Ali Khan was asked to handover charge on 10th August, 1990 and that he refuse to do so. The factual position is that the former Ambassador submitted his letter of resignation on August 7, 1990. However, he was instructed to relinquish charge on September 15, 1990, allowing him the minimum time necessary for winding up his personal affairs. He handedover charge accordingly.

(c) As mentioned above, Air Chief Marshal (Retd.) Zulfiqar Ali Khan relinquished charge on September 15, 1990. According to our information, Ambassador Zulfiqar Ali, apart from being engaged in winding up his affairs, was also paying farewell calls on American dignitaries.

(d) The Ministry has no information that Air Chief Marshal (Retd.) Zulfiqar Ali Khan was involved in supporting the personal lobby of the former Prime Minister Benazir Bhutto.

<u>پروفیسر خورشید احمد</u> : جناب والا! یہ بڑا لمبا چوڑا اہم سوال ہے۔ بہرحال سیاسی لحاظ سے سفیر مقرر کیے جاتے ہیں۔ سب نے کیے ہیں اور پچھلی حکومت نے بھی جولائی ۸۹ میں ریٹائرڈ ایئر چیف مارشل ذوالفقار علی خان صاحب کو امریکہ میں سفیر مقرر کیا تھا۔ میرے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ۶/ اگست کو جب ان کی حکومت برطرف ہوئی تو ۷ مارچ کو موصوف سفیر صاحب نے اپنا استعفیٰ دے دیا تھا۔ لیکن ساتھ ہی

انہوں نے یہ بھی کہا کہ مجھے ابھی کام جاری رکھنے دیا جائے۔ جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ ۱۵ ستمبر تک وہ وہیں پر رہے وائنڈ اپ کرنے کے لئے۔ میرا سوال یہ تھا کہ اگر ایک political appointee ہے اور اس نے اس حکومت کے برطرف ہونے کے بعد امریکہ میں ایسے بیانات دیئے ہیں، ایسے لوگوں سے وہ ملے ہیں اور امریکن حکومت کے ذمہ دار افراد سے بھی ملاقاتیں کی ہیں اور ان میں حکومت سے ہٹ کر دوسروں کا پوائنٹ پیش کیا۔ تو ایسے شخص کو سفیر رکھنے کا کیا جواز تھا اس معاملے میں کیا انکوائری گورنمنٹ نے کی اور کیا معلومات اس کے پاس ہیں۔ جو جواب دیا گیا ہے وہ totally evasive جواب ہے اصل ایشو کو اس کے اندر پیش نہیں کیا گیا اور یہ کہہ دیا گیا ہے کہ

The Ministry has no information that Air Marshall (Retd.) Zulfiqar Ali Khan was involved in supporting the personal lobby of the former Prime Minister, Benazir Bhutto.

جس کے بارے میں امریکہ کے اخبارات میں printed موجود ہے، پاکستانی اخبارات میں موجود ہے اسی طریقے سے یہ کہہ دیا گیا ہے کہ

He was also paying farewell calls on American dignitaries.

لیکن ان کو یہ پتہ نہیں چل رہا ہے کہ farewell calls میں وہ پاکستان کی حکومت کے بارے میں کیا باتیں کہہ رہا تھا پاکستان کے نظام کے بارے میں کیا باتیں کہہ رہا تھا وہ ان کو معلوم نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Mr. Javed Jabbar on point of order.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, in view of a written answer provided by the Government I do not think it is appropriate to cast reflection on the character of a man who has served as our Ambassador with distinction. There we should be satisfied that the very Government to which the honourable Senator belongs has given a statement and a

person who cannot defend himself in side the House should not be questioned about his commitment to the country's Government of the time. We should take this at the face value that the Government wants us to take and respect the norms of Parliament.

Mr. Chairman: Let us see what the Minister has to say on this. Prof. Khurshid Ahmed.

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! پہلے تو میں یہ عرض کر دوں کہ یہ انکشاف شاید آج ہی ہوا ہے محترم سینیٹر جاوید جبار صاحب پر اس لئے کہ کتنے افراد ہیں جن کے بارے میں وہ سوال کرتے ہیں اور وہ اس ہاؤس میں موجود ہوتے ہیں public accountability کے معانی یہ ہیں کہ جو بھی سرکاری عہدہ رکھتے ہیں ان کی یہاں پر accountability ہو۔ ان کے بارے میں حکومت defend کرے گی اور اگر کوئی ان کی personal explanation ہے تو ان کے لئے دروازہ کھلا ہوا ہے لیکن ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے بارے میں سوالات کریں لہٰذا یہ بات کہنا صحیح نہیں ہے دوسری بات یہ ہے کہ وہ satisfied ہوں گے ضرور ان کے کارناموں سے لیکن ہم satisfied نہیں ہیں اور جو statements انہوں نے دئیے ہیں اور جو چیزیں امریکی پریس کے اندر اور پاکستانی پریس کے اندر رپورٹ ہوئی ہیں ان کی جواب دہی انہیں کرنا پڑے گی۔

جناب چیئرمین : سوال کیا ہے آپ کا،

What is the question, Prof. Sahib?

پروفیسر خورشید احمد : میں نے سوال پوچھا ہے کہ ۷ اگست سے لے کر کے ۱۵ ستمبر تک انہوں نے جو بیانات دیئے ہیں جو ملاقاتیں کی ہیں جو اس کی رپورٹیں امریکی پریس کے اندر شائع ہوئی ہیں ان کا فارن آفس کے پاس ریکارڈ کیوں نہیں ہے اور پاکستان کے پریس میں جو کچھ آیا ہے اس کا بھی ریکارڈ کیوں ان کے پاس نہیں ہے۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا! ۷ تاریخ کو ان کی خدمات ختم کر دی گئی تھیں لیکن ۱۵ تاریخ تک انہوں نے وقت مانگا، لوگوں سے وہ ملتے رہے تو as an ordinary

اگر وہ کسی آدمی سے ملتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ فارن آفس کے citizen of Pakistan
لئے اس کا ریکارڈ رکھنا ضروری نہیں ہے۔

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب چیئرمین! پروفیسر صاحب کی اس بات کی حمایت میں میں اپنا ذاتی بیان دینا چاہوں گا میں آئی پی یو کے اجلاس میں یوروگا شرکت کے لئے گیا تھا۔ واپسی پر مجھے ان پاکستانیوں سے پتہ چلا جو امریکہ میں قیام پذیر ہیں کہ امریکن اخبارات کے اندر اس موصوف سفیر کے بیانات سینیٹ آف پاکستان کے خلاف بھی چھپے ہیں، اس سلسلے میں وزیر موصوف کیا فرمائیں گے، یہ میرا سوال ہے۔

چوہدری امیر حسین : اگر چھپے ہیں تو نہیں چھپنے چاہئیں، یہ اچھی بات نہیں ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : جنگ کے نمائندے نیر زیدی نے ان کی سرگرمیوں کی catalogue کر کے بتایا ہے، مارک سیگل کو انہوں نے اس کے بعد سپورٹ کیا ہے پیسے دیئے ہیں، فیس دی ہے، میں نے دوسرا سوال کیا ہے کہ مارک سیگل کو ۶/ تاریخ کے بعد جب کہ ۶/ تاریخ کو اس نے پاکستان کی حکومت کے خلاف کانگریس میں ان کو سرکاری طور پر خط بھیجا ہے on behalf of the ex-prime Minister لیکن اس کے باوجود ان سفیر صاحب نے مارک سیگل کو پاکستانی خزانے سے (سفارت خانے سے) payments کی ہیں میں پوچھتا ہوں کہ فارن آفس نے کیا ان کا احتساب کیا ہے یہ میرا سوال ہے، اگر احتساب نہیں کیا تو جواب دیجیئے کہ ہم نے ان کا احتساب نہیں کیا، کیوں نہیں کیا آج تک

Ch. Amir Hussain: There is nothing on the record like that, officially.

جناب چیئرمین : ڈاکٹر بشارت الٰہی۔

ڈاکٹر بشارت الٰہی : جناب والا! وزیر موصوف سے
I just want to know as to why he is hedging around? Why he is not answering the questions? He said that the gentleman was a private citizen and he was not. He has not read this answer. He was an Ambassador-in-Charge.

Mr. Chairman: Upto 15 September.

Dr. Bisharat Elahi: Till 15th of September.

Ch. Amir Hussain: Yes Sir.

Dr. Bisharat Elahi: He was an ordinary citizen. And the second thing is that this sort of answer comes from a Minister.

کہ جی اگر اس نے کیا ہے تو برا کیا ہے نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ پروفیسر صاحب تو پوچھ رہے ہیں What action has been taken against that gentleman if theyhave not taken any action or if they are competent. تو کہہ دیں کہ جی ہم کچھ نہیں کر سکے بات ختم ہو جائے گی۔

Ch. Amir Hussain: Sir, I have already replied that there is nothing officially on he record.

قاضی عبداللطیف : جناب والا! میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ معاملہ بڑا نازک اور اہم ہے وزیر صاحب نے بڑے غیر سنجیدہ انداز میں ان سوالات کے جوابات دیئے ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ اس مدت تک وہ باقاعدہ سفیر رہے ہیں اور ان کا ریکارڈ کیا ہے یہ ہمیں بتایا جائے۔ انہوں نے وہاں کیا کیا ہے اگر آپ کے پاس اس کا ریکارڈ نہیں ہے تو آپ اپنی وزارت خارجہ سے پوچھیں۔ ان سے پتہ کرائیں کہ انہوں نے اس دوران کے اندر کیا کیا ہے اور ان کی سرگرمیاں کیا رہی ہیں۔ اس کا معاملہ ملک کی سلامتی سے ہے اور ملک کے مستقبل سے ہے لہٰذا اس معاملے کو غیر سنجیدہ طریقے سے لینا اور دو حرف کہہ دینا میرے خیال میں ایوان کی ہتک ہے اور یہ تسلی بخش جواب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : جی وزیر صاحب کچھ کہنا چاہیں گے۔

Ch. Amir Hussain: Sir, it is a point of order that does not require to be replied.

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب والا! میں قاضی صاحب کے اس پوائنٹ کی تائید کرتا ہوں کہ غیر سنجیدگی سے ایوان کے اندر جواب دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی، پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب والا! میں بھی دراصل اس احتجاج میں شریک ہونا چاہتا ہوں لیکن میرا specific سوال ہے آپ نے کہا ہے کہ

The Ministry has no information that Air Chief Marshall (Retd.) Zulfiqar Ali Khan was involved in supporting the personal lobby of the former Prime Minister Benazir Butto.

میں سوال کرتا ہوں کہ کیا وہ انکار کر سکتے ہیں کہ ۶ اگست کے بعد جب کہ اس personal lobbyist Mr. Seigol نے بے نظیر صاحبہ کی طرف سے Congressmen کو open خط لکھا ہے اس کے بعد اسے payment ہوئی ہے پاکستان سفارت خانے کی طرف سے اور آپ ایک طرف حکومت پاکستان کی lobbying کے لئے پیسے رہے ہیں اور دوسری طرف آپ personal lobbyist کی حیثیت سے سابقہ وزیراعظم کے کام کر رہے ہیں اور اگر Ambassador نے اس کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا یا اس کو سپورٹ کیا ہے تو اس Ambassador کے خلاف آپ نے ایکشن کیوں نہیں لیا آپ جواب دیجئے۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا! جو ریکارڈ مہیا کیا گیا تھا اس کی بنا پر میں نے جواب دیا ہے بہر حال یہ ہے کہ تفصیل کے متعلق یہ نوٹس دے دیں میں منسٹری کو لکھتا ہوں آخر سینیٹر صاحبان کہہ رہے ہیں تو شاید دفتر نے properly وہ ریکارڈ وغیرہ maintain نہیں کیا یا brief تیار کر کے نہیں بھیجا تو یہ information table کر دی جائے گی۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! میں یہ کہوں گا کہ سوال کا مناسب جواب اور مکمل جواب نہیں ملا ہے اور وزیر خارجہ کو یہاں ہونا چاہیئے تھا وہ صحیح جواب دے

سکتے تھے۔ان کے پاس معلومات نہیں ہیں لیکن اگر وہ نہیں آئے ہیں تب بھی وہ ذمہ داری لیں اور ہاؤس کے سامنے اس سلسلے میں پوری معلومات آئندہ فراہم کریں۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں، کریں گے۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ دوسرا نوٹس دے دیں اور اس کا جواب آئے گا جو لوگ ۲۰ مارچ کو جا رہے ہیں ان کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے اس لئے کہ سوال ان کے سامنے آیا ہے اور جواب ان کے سامنے نہیں ہوگا۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب، اگلا سوال نمبر ۲۸۔

Employees of Passco

***Mian Alam Ali Laleka:**

28. *Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to refer to Senate Starred Question No. 63-A, replied on January 31, 1991 and state the date and time by which the employees of PASSCO recommended by the Review Board, will be reinstated?*

Lt. Gen. (Retd.) Malik Abdul Majid: The recommendations made by the Review Board were put up before the Board of directors of PASSCO. The Board resolved to subject the cases to further legal scrutiny by a competent Lawyer. The legal scrutiny is expected to be completed by the end of March 1991. The cases will then be considered by the Board of Directors.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

چوہدری امیر حسین: جناب والا! اس سوال کے سلسلے میں میں یہ درخواست کروں گا کہ چونکہ وزارت سے بریف نہیں ملا اس لئے اس کو ڈیفر کیا جائے اور متعلقہ وزیر صاحب بیمار ہیں وہ نہیں آسکے۔

جناب چیئرمین: اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو اس کو ڈیفر کر دیا جائے۔

جناب عالم علی لالیکا: اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے، جناب ڈیفر کر دیں۔

پروفیسر خورشید احمد : اس دعا میں تو میں بھی شریک ہونا چاہتا ہوں اور وقت آپ دے دیں مجھے اعتراض نہیں ہے لیکن میں یہ درخواست کروں گا کہ جواب ذرا پورا دیں اس لئے کہ کیس تین سال سے لٹک رہا ہے۔ ایک انسان کو آپ نے بے روزگار کیا ہوا ہے اور سارے فیصلے اس کے حق میں ہونے کے باوجود آپ اپنی لیگل ایڈوائس مانگ رہے ہیں جو رولز کے خلاف ہے ذرا انصاف کریں اور ایوان کے سامنے پوری بات لے کر کے آئیں یا جو غلطی ہوئی ہے اس کی اصلاح کریں۔

سید فصیح اقبال : جناب چیئرمین صاحب اسی سلسلے میں میں بھی ان سے ایک ضمنی سوال کرتا ہوں انہوں نے تو کہا کہ جنرل مجید صاحب نہیں ہیں۔ ۲۸ سینیٹرز صاحبان نے اس فیصلے کو دیکھ کر جو کورٹ نے اور ٹریبونل نے ان کے بارے میں کیا تھا اس کو recommend کر کے بھیجا۔ اس کی کوئی پرواہ نہیں کی گئی۔ آپ کے چیئرمین آفس سے بھی یہ اطلاع بھیجی گئی لیکن پاسکو کے جنرل صاحب نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی جو اس کے مینیجنگ ڈائریکٹر ہیں مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہاؤس کا وقار وہ بری طرح سے مجروح کر رہے ہیں اگر ۲۸ سینیٹرز کو وہ جواب نہیں دے سکتے تھے اور تین سال پرانا وہ ایک عدالتی فیصلہ تھا ہم نے اس میں کوئی ایسی چیز نہیں کہی جو عدالتی فیصلوں کو روبہ عمل نہ لانے کے لئے ہو۔ اب افسوس یہ ہے کہ یہ منسٹرز صاحبان اپنے اداروں پر اپنا کنٹرول نہیں رکھ سکتے تو گویا یہ اس ملک میں ریاستیں اور جاگیریں بنی ہوئی ہیں۔ مجھے وزیر موصوف صاحب سے یہ کہنا ہے کہ آپ اس کا سختی سے نوٹس لیں اس ہاؤس میں سوالات کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کی شکایات دور ہوں تین سال سے ایک آدمی بحال نہیں ہو سکا جسے صرف اس لئے معطل کیا گیا تھا کہ وہ ایماندار آدمی ہے جب عدالت نے فیصلہ کر دیا ٹریبونل نے کر دیا اور وزارت قانون نے بحال کرنے کے آرڈرز دے دیئے ہیں تو اس کے باوجود اس کو بحال نہیں کیا گیا۔ ایک سال سے کئی مرتبہ یہ سوال آیا ہے لیکن جواب نہیں دیا گیا اور میں لالہ عالم علی لالیکا صاحب کا شکر گزار ہوں انہوں نے پانچ مرتبہ اس سوال کو مختلف طریقوں سے پوچھا لیکن

جواب اس کا یہی تھا کہ صاحب یہ ہو رہا ہے۔ عنقریب بحال ہو جائیں گے۔ ابھی آرڈرز دے دیئے گئے ہیں اور آپ کے آفس سے جب وہ مراسلہ گیا ہے تو اس کی پروا نہیں کی گئی۔ چیئرمین آفس کا بہت بڑا مقام ہے۔ اس بے اعتناعی سے پورے ہاؤس کا وقار مجروح ہوا ہے میں کہتا ہوں کہ آپ اس کا نوٹس لیں اور ان کو ڈائریکٹ کریں کیا متعلقہ منسٹر صاحب اپنے اس ادارے پاسکو پر اتنا بھی اختیار نہیں رکھتے اگر وہ آزاد ادارہ ہے تو ہم دوسرا سوال کریں گے۔

جناب چیئرمین : بہر حال یہ ساری چیز ان کو پہنچا دیں ۔

Chaudhry Amir Hussain: Sir, I have already submitted that the concerned Minister is not feeling well.

جناب چیئرمین : جو جو باتیں ہوئی ہیں منسٹر صاحب کو پہنچا دیں تاکہ وہ جواب دے سکیں

چوہدری امیر حسین : ٹھیک ہے جناب۔

Mr. Chairman: That brings us to the end of the Question Hour. I think we have to break for prayers now. The House is adjourned to meet again at 6.45 p.m.

(The House then adjourned for prayers)

[The House re-assembled after interval with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair)].

Privilege Motion

جناب چیئرمین : پریویلج موشن نمبر ۱۷ پروفیسر خورشید احمد صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ جناب چیئرمین! میں اس معزز ایوان

کی اجازت چاہتا ہوں تاکہ میں یہ تحریک استحقاق پیش کروں۔ میں ایک نہایت ہی اہم انسانی، اخلاقی اور فلاحی اقدار کے حامل مسئلہ کے بارے میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں، میں نے سیکٹر جی ۶ اسلام آباد کے بوسیدہ سرکاری کوارٹروں کے قیمتاً مالکانہ حقوق دینے کے لئے سینیٹ میں ستمبر ۱۹۸۹ء کو ایک پرائیویٹ بل پیش کیا تھا۔۔۔

جناب چیئرمین : ایک منٹ جی۔

پروفیسر خورشید احمد : آپ دیکھ لیں نمبر ۱۷ ہے پہلے move ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین : اس کو پہلے ہم نے دیکھا ہے یا نہیں۔

پروفیسر خورشید احمد : متعلقہ وزیر نہ ہونے کی وجہ سے مؤخر کی گئی تھی۔

جناب چیئرمین : ایک منٹ جی میں ذرا چیک کر لوں یہ کیسے آئی ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : آپ دیکھ لیں اور اچھی طرح دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین : جی پروفیسر صاحب، یہ move ہو چکی ہے ذرا دوبارہ پڑھ دیں تاکہ مجھے بھی پتہ چلے کہ یہ کیا ہے۔

Re:failure to transfer Houses in G 6 Islamabad despite repeated assurances given to this House.

پروفیسر خورشید احمد : میں ایک نہایت ہی انسانی، اخلاقی اور فلاحی اقدار کے حامل مسئلہ کے بارے میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ میں نے سیکٹر جی ۶ اسلام آباد کے بوسیدہ سرکاری کوارٹروں کے قیمتاً مالکانہ حقوق دینے کے لئے سینیٹ میں ستمبر ۱۹۸۹ء کو پرائیویٹ بل پیش کیا تھا جسے ۳۱ دسمبر ۱۹۸۹ء کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہاؤسنگ و تعمیرات کو بھاری اکثریت کی تائید سے بھیج دیا گیا تھا۔ اس کمیٹی کے اجلاس منعقدہ ۳۱ مارچ ۱۹۹۰ء کو سابق وزیر ہاؤسنگ و تعمیرات سید یوسف رضا گیلانی نے اراکین کو حکومت کی جانب سے یقین دہانی کرائی تھی کہ ہم خود دو ماہ یعنی ۳۱ مئی ۱۹۹۰ء تک ان کوارٹروں کے مالکانہ حقوق دینے کا فیصلہ کر دیں گے۔ بعد ازاں ۳ مئی ۱۹۹۰ء کو ایوان بالا میں میرے سوال نمبر ۶۴

کے ضمنی سوال کے جواب میں وزیر مذکور نے حکومت کی جانب سے دوبارہ یقین دہانی کرائی کہ ہم یہ فیصلہ ایک ماہ میں کر دیں گے اس طرح دوبارہ واضح یقین دہانیوں کے باوجود آج تک ان کوارٹروں کے مالکانہ حقوق کا حکومت نے کوئی فیصلہ نہیں کیا اس سے غریب سرکاری ملازمین میں سخت مایوسی اور بے چینی پھیلی ہوئی ہے اس سلسلے میں نہ مجھے نہ اراکین کمیٹی اور نہ اس ایوان کو اعتماد میں لیا گیا ہے۔ حکومت کے اس اقدام سے نہ صرف میرا بلکہ اراکین کمیٹی اور پورے ایوان کا وقار مجروح ہوا ہے اس لئے میری تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ ان یقین دہانیوں پر عمل نہ کرنے والے اہل کاروں کے خلاف کارروائی ہو سکے۔

Chaudhry Âmir Hussain: I oppose it on technical ground.

Mr. Chairman: It is being opposed.

<u>پروفیسر خورشید احمد</u>: جناب والا! میں اپنا کیس ایک بار پھر بڑے ہی ادب سے آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ جناب چیئرمین آپ دونوں پہلوؤں کو اپنے سامنے رکھیں کہ حکومت نے مسلسل وعدہ کرنے کے باوجود اسے پورا نہیں کیا ہے۔ ایوان کو ضمانت دینے کے بعد اس کو ملحوظ نہیں رکھا گیا ہے جو بیان وقتاً فوقتاً دیا گیا ہے ان سب میں کس طریقے سے ایک deliberate کوشش سے مسئلے کو ٹالنے اور ایوان کو اپنا کام اپنے فرائض اپنے فنکشنز نہ انجام دینے کا مرتکب کیا گیا ہے میرے دلائل فنی اعتبار سے بھی ہو نگے۔ سیاسی اور اخلاقی لحاظ سے بھی اس لئے میں چاہوں گا جناب چیئرمین! کہ آپ اس کے انسانی اور سیاسی پہلو پر بھی غور کریں لیکن اس کے ساتھ ساتھ جو خالص فنی اور ٹیکنیکی پہلو ہے اس کو بھی آپ سامنے رکھیں تاکہ اس معاملے میں ایک مثال قائم ہو سکے اور حکومت یہ تعین کر سکے کہ اس کی کیا ذمہ داری ہے اور ایوان کے اس کے اوپر کیا حقوق ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا ہی اہم مسئلہ ہے میں اس کے صرف سیاسی اور انسانی پہلو پر ہی نہیں بلکہ آپ کی توجہ چاہوں گا اس کے فنی پہلو اور حکومت اور سینیٹ کی relationship

کے پس منظر میں بھی، پہلے میں انسانی پہلو کو لیتا ہوں۔

جناب والا! ۱۹۸۶ء سے یہ ایوان اس مسئلے کو بار بار اُٹھا رہا ہے۔ ۱۹۸۶ء میں سب سے پہلے متفقہ طور پر اس ایوان نے ایک قرارداد پاس کی اور حکومت وقت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس معاملے میں ایک واضح پالیسی اختیار کرے ہم نے اصل مطالبہ یہ کیا کہ جو افراد وہاں رہ رہے ہیں اور جن سے بار بار یہ وعدے کئے گئے تھے کہ تمہیں مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے انہیں یہ حقوق دیئے جائیں۔ ہم سے کہا گیا کہ ایسا کریں گے تو غلط مثال قائم ہو گی ہم نے دس مثالیں پیش کر دیں کہ ملک کے دوسرے حصوں کے اندر ایسے حالات میں مالکانہ حقوق دیئے گئے ہیں۔ ہم سے کہا گیا کہ ایک کو ہم دیں گے تو سب کو دینے پڑیں گے۔ ہم نے کہا دیکھیئے دونوں میں آپ فرق کیجئے۔ ایک تاریخی حیثیت سے خاص مسئلہ ہے اور دوسرا ہم خود چاہتے ہیں کہ آئندہ کے لئے آپ ایک ایسی ہاؤسنگ پالیسی لائیں جس کے نتیجے میں ہر سرکاری ملازم کو یہ ضمانت حاصل ہو کہ وہ ریٹائر ہو گا تو اسے سر چھپانے کے لئے جگہ ملے گی یہ اس کا ایک حق ہے یہ حق ہمارے معاشرے کو اسے دینا چاہیئے اور اسلام یہ ضمانت دیتا ہے کہ ہر شخص کو سر چھپانے کی جگہ ملنی چاہیئے آپ کی ہاؤسنگ پالیسی ایسی ہونی چاہیئے۔ ہم نے یہ سارے دلائل دیئے اور اس وقت جب اس قرارداد پر عمل نہیں کیا تو پھر ہم ایک تحریک لائے اور اس وقت کے چیئرمین سینیٹ نے جائز طور پر یہ موقف اختیار کیا میں سمجھتا ہوں گو ریزولیوشن اس معنی میں binding نہیں ہے جس معنی میں قانون ہوتا ہے لیکن سینیٹ کی متفقہ قرارداد کی بڑی اہمیت ہوتی ہے اور حکومت کو لازماً اپنی پالیسی بنانے میں اسے ملحوظ رکھنا چاہیئے اور اگر وہ اس پر عمل نہیں کر پا رہی ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ ایوان کو بتائے کہ وہ کیا مجبوریاں ہیں وہ کیا وجوہ ہیں جس کی بنا پر وہ سینیٹ کی کسی قرارداد کو روبہ عمل نہیں لا سکتی۔

جناب والا! یہ پس منظر ہے مجھے تحریک استحقاق یا اس معاملے کو اُٹھاتے ہوئے دو سال ہو گئے جب میں نے محسوس کیا کہ حکومت اس معاملے میں respond نہیں کر رہی ہے تو میں نے اپنا یہ آئینی حق استعمال کیا کہ پرائیویٹ ممبر کے طور پر ایک

بل میں نے موو کیا اور مجھے بڑی خوشی ہے اور میں اس ایوان کا بڑا مشکور ہوں کہ اس ایوان نے عظیم اکثریت سے میرے اس پرائیویٹ بل کو زیر غور لانے کا فیصلہ کیا اس کے بعد پھر کمیٹی میں یہ زیر غور آیا اور کمیٹی میں آکر وزیر موصوف نے ہمیں یہ ضمانت دی اور میں آپ کو پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں کہ کمیٹی میں آکر انہوں نے اس بات کی ضمانت دی ۔ ان کے الفاظ ہیں جو انہوں نے ایوان میں کہے ہیں ۔ بیان ہے یوسف رضا گیلانی صاحب کا۔

> "Mr. Chairman, there was a Senate Committee and I gave them the assurance that this matter is under-consideration of the Government and I assured them within one month, it will be decided."

یہ categorical commitment ہے جو انہوں نے کی ہے۔

جناب والا! جب اس پر عمل نہیں ہوا تو میں نے پھر اس مسئلے کو اٹھایا اور اس موقع پہ مجھے دوبارہ ضمانت دی گئی کہ ہمیں آپ تھوڑی سی مہلت اور دے دیجئے۔ صرف چند دن ہمیں اور چاہئیں اور ہم یہ کام ضرور کر دیں گے۔ میں نے پھر وقت دیا۔

جناب والا! میں یہاں آپ کی توجہ ایک قانونی نکتہ کی طرف مبذول کرانا چاہ رہا ہوں کہ میرا ایک بل سٹینڈنگ کمیٹی میں پہلے سے pending ہے جسے قواعد کے مطابق رپورٹ کے ساتھ تیس دن کے اندر اندر ایوان میں آجانا چاہیئے تھا۔ لیکن وزیر موصوف کی اس assurance کی بنا پہ سٹینڈنگ کمیٹی نے بل پر غور نہیں کیا اور اس طرح سے normal functioning and process of Parliament, working of Parliament متاثر ہوئی، وہ روک دی گئی اور اس لئے روک دی گئی کہ وزیر موصوف نے اس بارے میں ایک واضح ضمانت دی۔ آپ اس نکتے کو سامنے رکھیں۔ آگے جب میں ٹیکنیکل بات کروں گا تو اس کے اوپر مزید آپ کی خدمت میں عرض کروں گا۔

اس کے بعد جناب والا! میں پھر ایک privilege motion کی شکل میں اس matter کو یہاں لایا جب یہاں interim Government تھی۔ ۲۰ اگست ۱۹۹۰ کو اس

ایوان میں اس پر بحث ہوئی اور اس وقت جناب محترم سینیٹر سرتاج عزیز صاحب نے وزیر انچارج کی حیثیت سے یہ بات کہی کہ دو تین دن کے اندر متعلقہ وزیر جو ہیں وہ آجائیں گے، وہ اس مسئلہ کو پیش کریں گے اور ساتھ یہ ضمانت بھی دی کہ ہم اس مسئلہ پر غور کر رہے ہیں اور یہ مسئلہ بہت جلد طے کر لیا جائے گا، میں ان کے الفاظ آپ کے سامنے دہرانا چاہتا ہوں۔

سرتاج عزیز صاحب نے کہا،

"Thank you Mr. Chairman. First of all let me at the outset share the concern expressed by the honourable mover that this is a matter which deserves urgent attention because these houses are in a very bad condition and the occupants are facing very serious inconveniences."

اس کے بعد آگے چل کر وزیر موصوف نے کہا۔

"Finally, the issue was examined and in the last examination the Cabinet discussed this subject on the 2nd of July, 1990, soon after the meeting of the Standing Committee and directed the Works Division to re-examine the proposal in the light of discussion held in the Cabinet."

پھر آگے چل کر وزیر موصوف کہتے ہیں۔

"Since the Minister which made this assurance is no longer here, all I say is that we are certainly very respectful of the views and wishes of the Senate and if we are given a month's time"
'20th August, 1990'

"if we are given a month's time to pursue the action I feel that you might be able to resolve this issue within a period of one month."

جناب والا! اس کے بعد بڑی بحث ہوتی رہی اور ہم نے بالآخر ان کی اس بات

کو مان لیا کہ ٹھیک ہے ہم آپ کو یہ وقت دیتے ہیں اس کے بعد جناب والا! ہم نے مختلف طریقوں سے اس بات کی کوشش کی کہ حکومت کو اس طرف متوجہ کریں اور اسے موقع دیں کہ وہ اس معاملے میں کمیٹی میں آ کر اپنا مؤقف واضح طور پر بیان کرے، جو assurances انہوں نے دی ہیں۔ ان کو پورا کریں لیکن، "ایک ماہ"، "دو ماہ"، "مزید ایک ماہ" اور "صرف دو دن" کرتے کرتے اب ہم مارچ ۱۹۹۱ء میں پہنچ گئے ہیں اور ان سب باتوں کے باوجود اس صورت حال کو ڈیڑھ سال ہو گیا ہے۔

اب جناب والا! میں آپ کے سامنے قانونی بات کہنا چاہتا ہوں کہ پریویلج موشن کے سلسلے میں آپ جانتے ہیں کہ محض assurance کافی بنیاد نہیں ہوتی کینسر موجود ہیں کہ assurance کی بنا پر آپ privilege موشن move نہیں کر سکتے لیکن اگر assurance ایسی ہو جو categorical ہو، جس کے اندر ایک تاریخ کا تعین کر دیا گیا ہو اور جس کو deliberately violate کیا جائے تو deliberately اس ایوان کے سامنے کوئی غلط بات کہنا کوئی وعدہ خلافی کرنا۔۔۔۔ ہاں اگر کوئی مجبوری ہو جائے تو اس کی explanation آنی چاہیئے لیکن firm commitments, categorical commitments جو ایک بار نہیں، بار بار آئی ہیں، اس کی حیثیت ایک عام assurance کی نہیں بلکہ اس کی حیثیت ایک ایسے وعدے کی ہے جو اپنے اندر ایک قسم کی mandatory sanction رکھتا ہے۔ اور ایک تاریخ دینے کے بعد اس وعدے کی خلاف ورزی کرنا۔ اور کوئی وجہ نہ بتانا کہ ایسا کیوں کیا جا رہا ہے، جناب والا! یہ عام ایشورنس کی کیٹگری میں نہیں آتا بلکہ میں اگر آپ کی خدمت میں عرض کر دوں کہ جو چیز اس پہلو سے کہی گئی ہے اور جس کو سب نے قرار دیا ہے کہ ہاں یہ استحقاق کی خلاف ورزی ہے اس ذیل میں یہ چیز آتی ہے۔ اور اس سلسلے میں آپ کو کول کی کتاب سے میں بتاؤں گا کہ (۲۲۲ صفحہ پر) جن چیزوں کو استحقاق کی خلاف ورزی قرار دیا گیا ہے اور جنہیں misconduct سمجھا گیا ہے اس لئے کہ چند misconduct ایسے ہیں جو استحقاق کی خلاف ورزی بن جاتے ہیں، اور میری نگاہ میں categorical assurance تاریخ کے تعین کے ساتھ کرانا اور بغیر explanation

دیئے ٹال دینا، یہ misconduct ہے اور اس misconduct کا نوٹس لینا چاہیئے
خواہ یہ misconduct وزیر کرے یا گورنمنٹ کرے یا عام آدمی کرے اور اس پہلو سے جس
سے کہ misconduct کی تعریف بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ برطانیہ کی ہاؤس کمیٹی جس نے
اسے طے کیا ہے، اس کی بڑی لمبی فہرست ہے لیکن من جملہ اور باتوں کے، اس کے اندر یہ
چیز آتی ہے کہ false evidence, willfully suppressing truth and
persistently misleading a committee or a House میں صرف
assurance کی بنیاد پر ہی بات نہیں کر رہا ہوں میں اس کو ایک misconduct قرار
دیتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس explanation کی روشنی میں misconduct میں
یہ بات شامل ہے کہ اگر ہاؤس کو persistently mislead کیا جائے، اگر ایک
بات آج کہی جائے اور کل اسے نگل لیا جائے اور ایک ایسی فضا بن جائے کہ جس سے
ثابت ہو کہ گویا اس سے ہاؤس کو دھوکہ دینا مقصود تھا یا کوئی ایسا پہلو نکلتا ہو کہ اس
سے ہاؤس کو mislead کرنا مقصود تھا، اور یہ چیز persistently ہو یا
willfully suppress کو کیا جائے تو یہ misconduct ہے اور اس
پہلو سے میں گورنمنٹ کے اس رویہ کو قرار دیتا ہوں اور یہی وجہ ہے کہ میری
نگاہ میں آپ کو اس پر ایک privilege issue کے طور پر غور کرنا چاہیئے۔
دوسری چیز جناب والا یہ ہے کہ میں آپ سے پھر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کول کی کتاب کے صفحہ ۲۳۴
پر assurance کے سلسلے میں ایک چیز اور آتی ہے جو میری نگاہ میں اس سے
relevant ہے وہاں یہ کہا گیا ہے کہ

incorrect statement made by a Minister cannot make any basis for a breach of privilege.

لیکن explanation میں کہا گیا ہے،

"it is only a deliberate lie. If it can be substantiated that would, certainly bring the offence within the meaning of breach of privilege."

جناب والا! میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ اب آپ کو یہ سوچنا پڑے گا کہ
deliberately mis-statement کیا ہے اور assurance کیا ہے اور میں بڑے
ادب سے عرض کروں گا کہ اس کیس کے اندر پچھلے ۱۸ ماہ میں جو کچھ ہوا اور جس طرح بار
بار یہ بات بیان کی گئی ہے اس کی حیثیت deliberate mis- statement کی ہے
میں یہ لفظ 'lie' avoid کر رہا ہوں اس لئے کہ اس کا یہ context بھی نہیں ہے لیکن
اور mis-statement دونوں violation of privilege ہیں اور اگر
deliberate mis-statement ہو تو یہ violation of privilege بن جاتا ہے۔
اسی سلسلے میں جناب والا! میں کول کے علاوہ آپ کی توجہ مکرجی کی کتاب کی طرف مبذول کراؤں
گا۔ 'Parliamentary Procedure in India' جس میں اس مسئلہ پر گفتگو کی گئی
ہے اور وہاں بھی ہمیں یہ چیز ملتی ہے کہ جہاں refusal to give evidence ایک
violation of Privilege ہے وہیں false evidence/mis-information
بھی دراصل ایک violation of privilege ہے اس کتاب کا صفحہ ۷۱۸ ملاحظہ ہو۔

اب اس کے بعد جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں اور آپ اس سے واقف ہیں کہ اگر کوئی
چیز اس ہاؤس کی working کو obstruct کرے، دوسرے الفاظ میں اس ہاؤس
کے جو فرائض منصبی ہیں ان کی ادائیگی میں رکاوٹ بن رہی ہو تو یہ بھی violation of
privilege ہے اور اس پہلو سے آپ دیکھئے کہ میں نے ایک باقاعدہ بل یہاں پیش
کیا اس بل کو زیر غور لانے کے لئے اس ایوان کی اکثریت نے اسے متعلقہ کمیٹی کے سپرد
کیا۔ کمیٹی نے اس پر غور کیا اور کمیٹی لازماً اس کو recommend کر کے اس ہاؤس
میں لے آتی اگر وزیر صاحب یہ نہ کہتے کہ آپ یہ کام نہ کریں ہمیں یہ موقع دے دیں، ہم
دو مہینے میں یہ کام کر دیں گے اور اس کے لئے انہوں نے ۳۱ مئی ۱۹۹۰ کی تاریخ بھی
متعین کر دی کہ اس تاریخ تک ہمیں مہلت دے دیں۔ ۳۱ مئی تک انہوں نے
کچھ نہیں کیا۔ ماہ جون میں بھی نہیں کیا، جولائی میں بھی نہیں کیا، ان کی حکومت ۶/ اگست کو
ختم ہو گئی ان یقین دہانیوں کی بنا پر میری اس سٹینڈنگ کمیٹی نے کام نہیں کیا۔ میرا بل

معلق ہے۔ اس کے بعد پھر کیئر ٹیکر گورنمنٹ آتی ہے اور وہ کہتی ہے کہ ہمیں صرف ایک مہینہ دے دیں۔ میں نے انہیں ایک مہینہ دیا، پھر دو مہینے دئے اور پھر تیسرے مہینے انہوں نے کہا کہ ایک مہینہ اور دے دو، وہ بھی ہم نے ان کو دے دیا۔ اس کے بعد یہ اب چھٹا مہینہ ہے اور اس کی بناء پر میرا بل بھی معلق ہے۔ اگر گورنمنٹ یہ ایشورنس نہ دیتی تو میرے بل کا راستہ نہ رُکتا۔ میری نگاہ میں یہ ایک deliberate کوشش ہے اُس بل کے راستے کو روکنے کی اور process of working of the Committee میں obstruction ہے اور متفقہ طور پر یہ violation of privilege ہے اس لئے میں خالص فنی اور قانونی اعتبار سے بھی یہ بات کہتا ہوں کہ جہاں یہ ایک انسانی مسئلہ ہے جہاں یہ ایک سیاسی مسئلہ ہے، جہاں یہ بڑی بُری نظیر ہے حکومت کے لئے۔ کہ وہ وعدے کرتی ہے اور میرے پاس سارا ڈیٹا موجود ہے ہر وزیر نے، وزیر اعظم نے وعدے کئے۔ لوگوں سے جا جا کے حلقہ انتخاب میں باتیں کیں۔ ڈپٹی سپیکر بننے سے پہلے ایم۔ این۔ اے کی حیثیت سے باتیں کیں لیکن اِن سب کے باوجود وہ بھول جاتے ہیں۔ میں اخلاقی اور سیاسی پہلو سے بھی گورنمنٹ کے اس اقدام کو قابل مذمت سمجھتا ہوں لیکن میں قانونی اعتبار سے بھی یہ بات کہتا ہوں کہ اس کی وجہ سے اس ایوان کے اندر ایک نوعیت کا misconduct واقع ہوا ہے اور اگر حکومت یا اس کے وزیر misconduct کے مرتکب ہوئے ہیں تو وہ بھی اُسی طرح مستحق ہیں استحقاق کی خلاف ورزی پر سزا کے جس طرح کوئی اور ممبر ہو سکتا ہے

دوسری بات جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت کی اس روش کی بنا پر، وزراء کے اِن وعدوں کی بنا پر میرا پرائیویٹ بل جسے اب تک عام پروسیس سے گزر کر جو کہ آپ کے رولز کے اندر مرقوم ہے ایوان میں پاس ہونے کے لئے آجانا چاہئیے تھا لیکن حکومت کی ان یقین دہانیوں نے میرے بل کو روک دیا اور اس طرح normal working of a Committee and normal working of the House.

یہ دونوں متاثر ہوئے ہیں اور یہ دونوں بنیادیں ہیں جن کی بناء پر میں کہتا ہوں کہ violation of privilege ہوا ہے۔

جناب والا! میں اب چاہوں گا کہ آپ اس پر غور فرما کر کے اس ایوان کی بھی رہنمائی کریں اور آئندہ کے لئے یہ طے کر دیں کہ حکومت اور ایوان کے تعلقات کیا ہوں گے اس کی implications کیا ہوں گی اگر آپ اس معاملے میں میری رائے سے اتفاق فرماتے ہیں تو پھر آئندہ حکومت کے لئے یہ ایک وارننگ ہوگی اور وہ بروقت response کریں گے کمیٹی میں معاملات کو معلق نہیں رکھا جائے گا۔ قانون سازی صحیح رفتار سے ہو سکے گی کیونکہ دراصل یہ حکومت اور ایوان کی relationship دونوں کو متاثر کرتی ہے میں سمجھتا ہوں جناب والا! کہ یہ بڑا اہم قانونی مسئلہ ہے اور اس پر آپ غور فرما کر کے ایسا فیصلہ کریں جس کے نتیجے میں یہ ایوان اپنے کام کو، اپنے فرائض منصبی کو زیادہ مؤثر طور پر سرانجام دے سکے اور اس کے کاموں کو روکنے، مؤخر کرنے یا ان میں مختلف طرح سے روڑے اٹکانے کے جو کام ہوتے ہیں اور جو بالعموم حکومت کی طرف سے ہوتے ہیں وہ نہ ہوں یہ عجیب سانحہ ہے کہ جو بھی حکومت میں ہو، اس میں زید و بکر ہو یا تمر اور فاروق آجائیں الفاظ اور نام بدل جاتے ہیں لیکن جو وزیر بن جاتا ہے وہ اس کے بعد پھر کوشش یہی کرتا ہے کہ کسی طریقے سے اس کام میں تاخیر ہو۔ جناب والا! آپ اسکو بریک لگا سکیں گے تو جمہوریت کی گاڑی، قانون سازی کی گاڑی پھر مؤثر انداز میں صحیح رفتار سے آگے بڑھ سکے گی اس لئے جناب والا! میں یہ موشن لایا ہوں اور میں آپ سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ اس پر غور فرمائیں گے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی۔ جی فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال : کیا اور کوئی نہیں بول سکتا۔

جناب چیئرمین : نہیں جی کوئی نہیں بول سکتا۔

سید فصیح اقبال : یہ استحقاق کا معاملہ ہے، استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب چیئرمین : کسی کا استحقاق مجروح نہیں ہوا آپ باقاعدہ تحریک پیش کریں اگر آپ کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔۔۔۔

سید فصیح اقبال : یہ پروفیسر صاحب نے پورے ہاؤس کی ترجمانی کی ہے نہایت مدلل طریقے سے کی ہے۔

جناب چیئرمین: یہ پروسیجر نہیں ہے۔

سید فصیح اقبال: میرا خیال ہے پروسیجر تو صحیح ہے لیکن آپ ان چیزوں میں پروسیجر کا خیال کچھ زیادہ ہی رکھ رہے ہیں جب کہ ایک طرف لوگ مکانوں سے بے گھر ہوئے ہیں کتنے بے چارے ایسے لوگ ہیں جو اپنی جانیں گنوا بیٹھے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ ہی کہا کرتے ہیں کہ ایک کام اگر پروسیجر کے تحت کیا جائے تو وہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔

سید فصیح اقبال: وہ تو ٹھیک ہے لیکن افسوس تو یہ ہے کہ بیوروکریسی کا یہ بے لگام گھوڑا ان وزراء کو بھی ناکام کر چکا ہے اور حکومت کو بھی ناکام کر چکا ہے اور یہ صرف بیوروکریسی کی وجہ سے ہے تین تین وزیراعظم جا چکے ہیں اور یہ فیصلہ نہیں ہوا۔ آئین کی آپ اس طرح دھجیاں اڑاتے ہیں لیکن رولز آف بزنس تبدیل نہیں کر سکتے۔ میں نہایت ادب سے احتجاجاً تمام ممبران کی طرف سے کہتا ہوں کہ اس مسئلے پر تین وزیراعظموں کا وعدہ ہے۔ اور محرک نے جس طرح کہا کہ بل سٹینڈنگ کمیٹی میں اس وجہ سے رکا رہا تو اس سے میرا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے پورے ہاؤس کا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب۔ جی جاوید جبار صاحب

Mr. Javed Jabbar: For the record you are aware Mr. Chairman, that on question of privilege you have permitted and your predecessor .lso permitted other Senators also to speak.

(Interruption)

Mr. Chairman! The procedure is very clearly laid down. I will read it before you.

Mr. Javed Jabbar: But on admissibility of a motion there are many precedents where members have participated in the arguments in favour or against the admissibility. On adjournment motions, however, you have restricted that.

Mr. Chairman: I will just look at the rules and I will just read the relevant rule before you. Privilege motions are covered under Rules 60 to 72 and this says that:

Rule 63- "Where a question of privilege has been allowed to be raised, the Chairman shall, after the disposal of questions and before other business on the orders of the day is entered upon, call upon the member who gave the notice and thereupon the member shall raise the question of privilege and make a short statement relevant thereto:

Provided that where a member is allowed under the proviso to Rule 61 to raise a question of privilege during the course of a sitting he shall raise that question immediately after he is being allowed to do so ...."

Then Rule 65.

"If the Chairman holds the motion to be in order, it shall stand referred to the Committee on Rules of Procedure and Privileges, ..."

Now, if a situation arises where the Chairman wants guidance from the members, of course he will request that and then the matter can be opened but as far as the rules are concerned the only person who has a right to make a short statement on the question of breach of privilege is the member concerned and nobody else. But if I as a Chairman feel that I need your guidance, let us say there are complicated questions, we have had lengthy debates on interpretation of the Constitution, on such matters the Chairman may require the guidance of members, it is a different matter. He can ask for guidance of the House but on a matter like this on which I do not need any guidance I think we shall restrict it to the member concerned in accordance with Rule 63. Thank you.

<u>چوہدری امیر حسین</u> : جناب والا! مجھے معزز سینیٹر کا بے حد احترام ہے اور ان کے جذبات بڑے اچھے ہیں۔ مجھے ان کا بھی احساس ہے۔ جناب اصل میں گورنمنٹ کی طرف سے کوئی جان بوجھ کر اس میں کوتاہی نہیں ہوئی۔ معاملہ اس طرح ہے کہ ۲ جولائی ۱۹۹۰ کو کابینہ میں یہ معاملہ پیش ہوا اور باقاعدہ اس پر بحث ہوئی۔ متعلقہ وزارت (ورکس ڈویژن) کو کہا گیا کہ وہ سروے کرے کہ کس کس کوارٹرین کو کونسے لوگ رہائش پذیر ہیں اور باقاعدہ طور پر پروسیجر کے مطابق یہ طے کرے کہ الاٹمنٹ کا پروسیجر کیا ہوگا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ معاملہ لمبا ہو گیا۔ وزراء صاحبان نے بھی یقین دہانیاں کرائی ہیں لیکن اس میں کوئی بدنیتی کا عنصر شامل نہیں تھا۔ اور جان بوجھ کر بھی کوئی کوتاہی نہیں کی گئی گورنمنٹ ویسے بھی یہ چاہتی ہے کہ سرکاری ملازمین جن کے محدود وسائل ہیں، کے ساتھ ہمدردی کی جائے اور favourably اُن کا کیس consider کیا جائے۔ پروفیسر صاحب کا فرمانا بجا ہے کہ ۱۹۸۶ء سے یہ معاملہ pending چلا آ رہا ہے کسی نہ کسی وجہ سے اس پر کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ خاص طور پر جب ان کی طرف سے بل بھی move کیا گیا تھا جو سٹینڈنگ کمیٹی میں گیا او [illegible] کے وزیر انچارج نے یہ بیان دیا کہ آپ مہربانی فرما کر اس بل کو press نہ کریں یہ pendi... کر دیں۔ اس کے متعلق ہم جلدی فیصلہ کر دیں گے فیصلہ ہو جانا چاہیئے تھا لیکن جولائی ۱۹۹۰ء سے جب سے عبوری حکومت بنی اس میں سستی کا پہلو تو آ سکتا ہے لیکن بدنیتی کا پہلو نہیں آیا کہ گورنمنٹ فیصلہ کرنا نہیں چاہتی۔ مجھ سے پہلے سرتاج عزیز صاحب نے الیشورنس دی جیسے فاضل محرک نے فرمایا کہ وزراء نے کہا کہ چند مہینے کی مہلت دی جائے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس حد تک تو ان کی بات درست ہے کہ اتنا لمبا یہ معاملہ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ جناب والا! جب ٹیکنیکل باتوں میں پڑ کر خود ہی انہوں نے رُول کو ریفر کیا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اُن کو مجھ سے زیادہ پتہ ہے کہ ریزولیوشن کی کیا حیثیت ہوتی ہے یہ mandatory ہوتی ہے یا deliberate ہوتی ہے الیشورنس کے بارے میں رُول کو ریفر کرنے کی ضرورت بھی نہیں، ہماری اپنی چیئر کے فیصلے ہیں 87 ، 85ء میں جو فیصلے مدون ہوئے ان میں ہے کہ اگر intentionally mis-statement کی جائے تو وہ breach of

privilege ہوتا ہے اس ایوان کے وقار کا مجھے بڑا احساس ہے اور کوئی وزیر یہ جرأت نہیں کر سکتا اور نہ کرنی چاہیئے کہ کوئی غلط بیان ایوان بالا یا زیریں میں دیا جائے اس وقت جناب والا! صورت حال یہ ہے کہ وزارت نے باقاعدہ ان لوگوں کی فہرست تیار کی جو وہاں رہائش پذیر ہیں ان کی entitlement کا باقاعدہ انہوں نے سروے کیا اور جو پروسیجر اختیار کیا گیا ہے وہ میرے پاس ریکارڈ میں ہے انہوں نے باقاعدہ طور پر اس کا سروے کیا اور ٹرانسفر کے لئے جو پروسیجر adopt کرنا ہے اس کو finalize کر کے اس کیس کی سمری وہ تیار کر رہے ہیں

جناب والا! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جان بوجھ کر کوئی غلط بیان نہیں دیا گیا۔ جان بوجھ کر کوتاہی نہیں کی گئی اگر کسی وجہ سے ورکنگ آف دی پبلک سرونٹس، یعنی جو سروے کرنے گئے ہوں۔ جنھیں ایک مہینے میں رپورٹ دینی تھی انہوں نے دو مہینے لگا دیئے ہوں تو وہ کوتاہی ان کی طرف سے ہو سکتی ہے لیکن جان بوجھ کر کوتاہی نہیں کی گئی، ہمیں اس ایوان کا بڑا احترام ہے اور انشاءاللہ ہمیشہ ہم احترام کریں گے اور کرنا بھی چاہیئے۔ ہمارے فرائض میں یہ شامل ہے یہی جناب والا! میری آپ کی خدمت میں گزارش ہے۔

جناب چیئرمین: اس بیان کی روشنی میں پروفیسر صاحب آپ اسے پریس کرنا چاہیں گے یا نہیں۔

پروفیسر خورشید احمد: ضرور پریس کروں گا۔ مسئلہ دراصل یہ ہے جناب والا! کہ میں نے اسے malafide نہیں کہا ہے۔ میرے فنی اعتراضات کو وزیر موصوف نے بالکل ہٹ نہیں کیا۔ میں نے یہ کہا ہے کہ اگر ایوان کو deliberately mislead کیا جائے اور deliberate کی تعریف میں نے دی ہے۔ accidental یہ ہوتا ہے کہ آپ ایک بار کہہ دیں لیکن اگر ایک ہی چیز کو آپ بار بار کہیں تو پھر یہ deliberate بن جاتا ہے اور اس سلسلے میں جناب والا! میں Black کی Law Dictionary کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا جس میں deliberation اور directory کو بھی define کیا گیا ہے اور prevaricationکو بھی define کیا گیا ہے۔ میں ان دونوں کو آپ کے

سامنے رکھنا چاہوں گا قبل اس کے کہ آپ فیصلہ فرمائیں deliberate کے سلسلے میں یہ بات کہی جاتی ہے

"well advised, carefully considered, not sudden or rash, circumspect, slow in determination, willful rather than merely intentional."

ان سارے پہلوؤں کو آپ دیکھیں۔ اگر ایک ہی بات باصرار، بار بار کہی جائے تو پھر یہ deliberate ہے اور میں نے malafide نہیں کہا ہے میں نے صرف یہ کہا ہے کہ اس طرح سے انشورنس دینا deliberate mis- statement ہے یا deliberate deliberately obstruct کرنا process کے law making ہے اور misleading کرنا ہے یہ دونوں باتیں مختلف ہیں۔

جناب والا! میں آپ کی توجہ اس طرف بھی دلاؤں گا کہ prevarication جو ہے اسے قرار دیا گیا ہے کہ وہ ایک misconduct ہے۔ اور اس کی definition جو Black's Dictionary میں کی گئی ہے وہ یہ ہے

"Willful concealment or mis-representation of truth by giving evasive or equivocating evidence".

میں جس basis پر insist کر رہا ہوں وہ یہ نہیں ہے۔ میں نے چیئرمین کی وہ ساری رولنگز پڑھی ہیں جن میں یہ کہا گیا ہے کہ انشورنس کی کیا حیثیت ہے لیکن میرا پورا کیس اس پر مبنی نہیں ہے۔ میرا کیس اس بات پر مبنی ہے کہ ایک انشورنس جب بار بار اس ایوان میں دی جائے اور تاریخ کے تعین کے ساتھ دی جائے اور اس کے بعد اسے پورا کرنے سے avoid کیا جائے تو پھر اس کی حیثیت اس ایوان کو بالکل ہی mislead کرنے کی ہے جو misconduct ہے۔ یہ prevarication ہے جو wilful concealment بھی ہے۔ اور unequivocal statement جو یہاں ہونے چاہئیں اس کے مقابلے میں equivocation ہے۔ اسی طریقے سے misconduct کے مترادف ہے جو ایک

یہ بات کہ اگر ایک سٹینڈنگ کمیٹی اپنا کام نہیں کر سکی اس بناء پر کہ اسے الیشورنس دے کر اپنا کام کرنے سے روکا گیا ہے اور وہ انشورنس پوری نہیں کی گئی تو یہ ایک deliberate interference ہے in delaying it یہ ہے میرا argument ۔ میں نے malafide کی بات نہیں کہی۔ جس بات کا جواب وہ دے رہے ہیں وہ تو میں نے کہی نہیں ہے۔ میرا تو stand ہی دوسرا ہے۔ اور پھر یہ بات کہ صاحب ہم نے انکوائری کروائی ہے، ہم نے سروے کروایا ہے تو جناب والا! یہ سروے تو ہم بیس سال سے کر رہے ہیں اور اس کی رپورٹیں ایک دو نہیں پچیسیوں آئی ہیں اور اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کو بتا دوں کہ کتنی بار سمریاں بن چکی ہیں اور کتنی بار سمریاں پرائم منسٹر کے پاس پہنچ چکی ہیں اور ایسی سمریاں بھی ہیں کہ جن کی کیبنٹ نے clearance دے دی۔ یہ ساری چیزیں ہو چکی ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ آج آپ پہلی مرتبہ کر رہے ہوں۔ خدارا ان چیزوں کا سہارا نہ لیں بلکہ عوام کے ان مسائل کو squarely face کریں۔ انہیں حل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ آپ کے لئے بھی بہتر ہے اور اس ایوان کے لئے بھی بہتر ہے۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا! جناب وزیر صاحب سے میں یہ وضاحت پوچھوں گا کہ نیک نیتی اور بدنیتی کی حدود اور ان کا امتیاز کیا ہے۔ جب کہ وہ فرما رہے ہیں کہ یہ تاخیر ضرور ہوئی ہے اور غیر معمولی تاخیر ہوئی ہے۔ لیکن یہ بدنیتی کی بنیاد پر نہیں ہوئی۔ ہم یہ حدود جاننا چاہتے ہیں کہ ان میں امتیازی حدود کیا ہیں۔ تاکہ ہم ان میں فرق کر سکیں کہ یہ نیک نیتی ہے اور یہ بدنیتی ہے ایک تو یہ وضاحت چاہتا ہوں۔ دوسرے اس طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا جناب چیئرمین! جس طرح پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ اس وعدہ کی بنیاد پر یا اس یقین دہانی کی بنیاد پر ہمیں یہاں قانون سازی سے روکا گیا ہے لہٰذا اس نکتہ کی طرف بھی آپ ذرا مہربانی کر کے توجہ کریں اور وہ وضاحت فرمائیں۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق prevaricationکو آپ سامنے رکھیں۔ آکسفورڈ ڈکشنری یہ کہتی ہے کہ prevarication کا معنی ہے "to speak, act evasively, quibble, equivalence"

یعنی یہ ہیں دراصل وہ چیزیں اور یہ misconduct ہے۔میں چاہتا ہوں کہ آپ لارڈ ڈکشنری اور عام ڈکشنری کو سامنے رکھ کر prevarication جو ہے گورنمنٹ کے attitude میں، اس کے بارے میں بتائیں کہ آیا misconduct ہے یا نہیں اور آیا یہاں اس کا اطلاق ہوتا ہے یا نہیں۔ شکریہ!

Mr. Chairman: Senator, Khurshid Ahmad seeks leave to move a privilege motion based on the -----------

قاضی عبداللطیف: جناب والا! میری وضاحت نہیں آئی۔

جناب چیئرمین: وہ وضاحت والی بات نہیں ہے۔

قاضی عبداللطیف: یہ وضاحت کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: میں ان کو اجازت نہیں دوں گا۔

Professor Khurshid Ahmad seeks leave to move a privilege motion based on the alleged assurances by the then honourable Minister for Housing and Works regarding transfer of quarters in Sector G-6, Islamabad. According to the honourable Senator, the Minister had on two occasions given assurances that the question of transfer of proprietary rights to the tenants of these quarters would be decided within a period of one month The matter has not been decided and the question has been unnecessarily delayed which according to the honourable Senator amounts to a breach of privilege of the House. The question whether the statement of a Minister given on the floor of the House given incorrectly amounts to a breach of privilege has been dealt with in Kaul on Page 234 i.e. Kaul and Shakdher "Practice and Procedure of Indian Parliament" Third Edition, according to the authors the matter has been dealt with as follows: -

'If any statement is made on the floor of the House by a member or Minister which another member believers to be untrue, incomplete or incorrect it does

not constitute a breach of privilege. If an incorrect statement is made, there are other remedies by which the issue can be decided. In order to constitute a breach of privilege or contempt of the House it has to be proved that the statement was not only wrong or misleading but it was deliberately to mislead the House. A breach of privilege can arise only when the member or the Minister makes a false statement or an incorrect statement willfully, deliberately and knowingly.'

The honourable Minister of State for Law and Parliamentary Affairs has stated before me that the delay has not been caused willfully, deliberately and knowingly but has been caused because of delays in survey etc. which was undertaken by the Department. I have no reason to doubt the statement of the honourable Minister of State for Law and Parliamentary Affairs even otherwise no record has been placed before me to come to the conclusion that the assurances of the Minister of Housing and Works were made deliberately, willfully and knowingly. In these circumstances this privilege motion is ruled out of order. Moreover, there is now a Committee on Government Assurances which can appropriately deal with this matter and such matters should be taken before the Committee concerned. Thank you.

Mr. Chairman: Prof. Khurshid Ahmad. Next is Adjourn-ment Motion No. 67.

Adjournment Motion

کیا یہ پٹرولیم کے بارے میں ہے؟

پروفیسر خورشید احمد : جی ہاں۔

جناب چیئرمین : انہوں نے استدعا کی تھی کہ ان کے حلقے میں کوئی فوت ہو گیا ہے۔ اس لئے وہ نہیں آسکے۔

پروفیسر خورشید احمد : یہ کوئی چھ تھی مرتبہ ہے کہ متعلقہ وزیر یہاں موجود نہیں ہیں غالباً

ان کی درخواست یہی ہو گی کہ اسے ابھی مؤخر کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: ان کا مجھے فون بھی آیا تھا۔ آپ سے بھی رابطہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ان کے حلقے میں کوئی فوت ہو گیا ہے جس کے جنازے پر انہوں نے جانا تھا اس لئے انہوں نے درخواست کی ہے کہ ان سے منسلک کام مؤخر کر دیا جائے۔

پروفیسر خورشید احمد: ٹھیک ہے جی۔

جناب چیئرمین: اگلی پھر پروفیسر خورشید احمد صاحب کی ہے نمبر ۸۔

[At this stage the Chair was vacated by the Chairman and occupied by Mr. Deputy Chairman (Syed Muhammad Fazal Agha)].

Mr. Akhunzada Behrawar Saeed: Point of order. Sir, I have moved several adjournment motions particularly one that this House [illegible] discuss and consider the after affects of the G[illegible] vis-a-vis Pakistan foreign policy. Is that not coming up Sir? Why are such important adjournment motions being ignored?

Mr. Deputy Chairman: When had you given the notice of this adjournment motion?

Akhunzada Behrawar Saeed: I sent it immediately after end of the Gulf War.

جناب ڈپٹی چیئرمین: اخونزادہ صاحب چونکہ میرے علم میں پوری بات نہیں ہے اس لئے آپ میرے چیمبر میں آجائیں تو اس پر بات ہو سکتی ہے۔

Akhunzada Behrawar Saeed: The Secretary must have got the notice and also the copy of that.

Syed Deputy Chairman: The Secretary has got the notice but ...

Akhunzada Behrawar Saeed: There was also another adjournment motion about the seizure of opium etc. in Baluchistan even that has been ignored.

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرے خیال میں اگر آپ چیمبر میں تشریف لائیں تو بیٹھ کر تفصیل سے بات ہو سکتی ہے سیکریٹری صاحب تو فرما رہے ہیں کہ اس کی باری نہیں آئی ۔

انخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب ٹرن کی بات تو بڑی بری بات ہے ۔ ہماری ٹرن تو نہیں آتی اور لوگوں کی چار چار یا پانچ پانچ آتی ہیں کیا بات ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ ابھی آپ کو بتا دیں گے

Akhunzada Behrawar Saeed: I protest on this.

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ اس چیز پر پروٹسٹ نہ کریں آپ چیمبر میں آئیں تو ہم آپ کو مطمئن کریں گے ۔

Akhunzada Behrawar Saeed: Sir, I want to discuss it in this House. Why do I come and waste your time there?

Mr. Deputy Chairman: That is right.

لیکن اس وقت میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ آپ کی اس بات پر کچھ عرض کر سکوں اس لئے کہ یا تو اس اجلاس سے پہلے بات کرتے تو پھر کوئی بات ہو سکتی تھی یا پھر بعد میں بات کریں ۔

انخونزادہ بہرہ ور سعید : یہ ٹرن کا آنا جو ہے اس کا کوئی طریقہ کار بھی ہے یا کسی چیز کی کوئی اہمیت بھی پیش نظر ہوتی ہے یا نہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ہاں طریقہ کار بھی ہے اہمیت بھی پیش نظر ہونی چاہئیے ۔

انخونزادہ بہرہ ور سعید : اہمیت بھی ہونی چاہیئے بلوچستان میں پانچ چھ سات افراد مر گئے اور ہیروئن اور افیون کی بڑی مقدار پکڑی گئی اس کے بارے میں تحریک التوا نہیں آئی اگر اس طرح کی اہم چیزیں اس ایوان میں زیر بحث نہ آئیں اور میں آپ کے چیمبر میں آ کر آپ کا وقت ضائع کروں تو پھر یہاں کیوں قوم کا وقت ضائع کر رہا ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : نہیں اخونزادہ صاحب، چیمبر میں بھی اور یہاں بھی آپ رہنمائی فرماتے ہیں وہاں چیمبر میں بھی انشاءاللہ وقت ضائع نہیں ہوگا لیکن آپ کی بات کا نوٹس لے لیا گیا ہے ابھی فائل منگواتے ہیں اور آپ کو بتا دیتے ہیں کہ کیا پوزیشن ہے۔ شکریہ!

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! کیا میں یہ بات عرض کر سکتا ہوں کہ اس قسم کے اہم مسائل جن کے بارے میں میرے بھائی محترم بہرہ ور سعید صاحب نے کہا ہے اور فی الحقیقت وہ بڑے اہم مسائل ہیں ان کو آپ بغیر باری کے بھی قاعدہ ۲۳۶ کے تحت لے سکتے ہیں اور اس کے لئے ایک موشن ہو سکتی ہے اور یہ بات آپ کی ٹھیک ہے کہ جس ترتیب سے آتے ہیں اسی ترتیب سے آپ ان کو لیتے ہیں لیکن اگر بعد میں کوئی اہم مسئلہ آ جائے تو اس کو قاعدہ ۲۳۶ کے تحت بغیر باری کے لیا جا سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ نے ٹھیک فرمایا پروفیسر صاحب، پھر بہرہ ور صاحب تحریک پیش کریں اور ایوان اجازت دے تو ہم اجازت دے دیں گے، یہ بالکل صحیح آپ نے فرمایا۔

پروفیسر خورشید احمد : میں تو بالکل تیار ہوں جناب والا! گلف کے مسئلے کے اوپر جو بھی دیگر اہم مسائل ہیں اور میرے خیال میں ان کو بغیر باری کے بھی لیا جا سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : بالکل صحیح آپ نے فرمایا، لیکن اس کے لئے بھی جیسا کہ آپ نے فرمایا ایک پروسیجر ہے اس کو فالو کرنا پڑے گا۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : نہیں جناب میں نے اس کے ساتھ یہ نوٹس دیا ہوا ہے کہ قاعدہ ۱۷۱ کے تحت۔

The proceedings of the House may be stopped and the other relevant rules may be suspended and this may be taken up. Sir, even now I can move it orally and request this House to suspend the rules and to take up the adjournment motion.

Syed Abbas Shah: Sir, in this House if such things happen we can coordinate these issues through the Leader of the House and that will be the proper procedure instead of going into a conflict in this way. This is my suggestion, Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین : بالکل صحیح تجویز ہے۔جناب محمد علی خان صاحب۔

Mr. Muhammad Ali Khan: This I will discuss with the member concerned and then I will place it before you, Insha Allah.

Mr. Deputy Chairman: Thank you. Yes, please Prof. Khurshid Ahmed.

Re:use of fungus-contaminated bags of blood in Govt hospitals.

Prof. Khurshid Ahmed: Mr. Chairman, Sir, I seek the leave of the House to move the following adjournment motion:

"It has been reported in the 'DAWN' of 13th February, 1991, that thousands of fungus-contaminated blood bags are being used by various government hospitals in the country. As this poses a direct threat to the lives of human beings and as these bags have been acquired by the Government and are being used by the government hospitals, I beg to move that the normal business of the House be suspended to discuss this vital matter of national importance."

Mr. Deputy Chairman: Is it being opposed?

Mr. Tasneem Nawaz Gardezi: It is opposed on technical grounds.

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی پروفیسر صاحب آپ فرمائیں۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔اس مسئلے کاتعلق انسانوں کی زندگیوں سے ہے اور آپ اس امر سے واقف ہیں کہ انسان کی زندگی ایمان کے بعد سب سے اہم چیز ہے اور جہاں پر اس کو خطرہ ہو اس کانوٹس لینا، اس کے تحفظ کی کوشش کرنا یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے اس لئے اس کے ایک اہم مسئلہ ہونے میں تو اختلاف رائے نہیں ہو سکتا - دوسری بات یہ ہے کہ کیا یہ ایک انفرادی واقعہ ہے یا اس کا اثر بڑے پیمانے پر بھی ہے تو جو خبر میرے سامنے ہے اسے میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اس کی بنیاد یہ ہے کہ thousand of fungus-contaminated blood has are being used. دوسرے الفاظ میں اس کی حیثیت عمومی بلوہ کی ہے اس کی حیثیت ہزاروں افراد کی زندگیوں کے لئے خطرے کی ہے اس طرح یہ ایک قومی اہمیت کا مسئلہ بن جاتا ہے اس کے بعد جناب والا! کیا اس کا تعلق حکومت سے ہے۔ آپ دیکھیئے کہ میری تحریک کی بنیاد وہ خبر ہے جس میں سرکاری ہسپتالوں میں ان کا استعمال ہے انہی کے لئے یہ حاصل کئے گئے - حاصل کرنے کا کام بھی حکومت نے کیا ہے تقسیم کرنے کا کام بھی حکومت نے کیا - سرکاری ہسپتالوں میں یہ چیز کی جا رہی ہے اب آپ ذرا اس کی تفصیلات لے لیجیئے خبر یہ کہتی ہے کہ

That thousands of fungus-contaminated blood bags are appeared to have been used or being used in various government hospitals in the country posing a direct threat to the lives of patients. At least three or four batches of blood collecting bags worth billion of rupees have been found contaminated and unfit for human use in government hospitals alone.

After this it is being reported that supplies of Blood Collecting Bags manufactured by Trance Venal of Basico were made by a Peshawar bag supplier to government hospitals throughout the country. M/s. Haroon Enterprises of Peshawar were approved by the Federal Health Ministry for the supply of blood collecting bags to the Federal Government hospitals. This Firm is also a bag supplier to the Provincial Governments.

جناب والا! یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ بہت سے پرائیویٹ ہسپتال بھی ہیں صرف حکومت کے ہسپتال ہی نہیں ہیں جہاں اسے استعمال کیا جا رہا ہے اور fresh supplies of contaminated blood bags کی ۱۹۹۰ میں برابر آتی رہی مسلسل متوجہ کئے جانے کے باوجود یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایکشن اس سلسلے میں نہیں لیا گیا یا کم از کم اس کی کوئی رپورٹ سامنے نہیں آئی۔ ان تمام معلومات کے پبلک کے سامنے آنے کے بعد میں نے اس بات کی کوشش کی کہ فوری طور پر اس کانوٹس لوں اور میں یہ تحریک پیش کروں تاکہ اگر یہ چیزیں حقائق پر مبنی ہیں تو حکومت فوراً اقدام کرے ایسے bags کو destroy کیا جائے اور ان کمپنیوں کو بلیک لسٹ کیا جائے جن کے ذریعے سے انہیں درآمد کیا گیا ہے یا تقسیم کیا گیا ہے اور ان سے وہ پیسہ واپس لیا جائے جو انہوں نے اس طریقے سے حکومت کے خزانے سے لیا ہے اور جن ہسپتالوں میں bags پہنچے ہیں ان سے ان کو withdraw کیا جائے destroy کیا جائے اس کے بغیر آپ ہزاروں افراد کی زندگیوں کو خطرے میں ڈال دیں گے یہ وہ وجوہ ہیں جناب والا! جن کی بنیاد پر میں نے یہ تحریک التوا پیش کی ہے اور جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ اس کا تعلق چونکہ مرکزی حکومت سے ہے اس لئے اس تمام کرائیٹیریا پر پوری آتی ہے جو تحریک التوا کے لئے اس ایوان نے متعین کئے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ جناب گردیزی صاحب وزیر برائے صحت۔

سید تسنیم نواز گردیزی: جناب والا! اس میں کوئی شک نہیں کہ معزز سینیٹر صاحب نے "ڈان"، کی ایک خبر کے حوالے سے fungus-contaminated blood bags کے متعلق تحریک التوا پیش کی ہے یہ خبر درست ہے لیکن یہ خبر ایک سال پرانی ہے اور یہ واقعہ ۲۳ نومبر ۱۹۸۹ء میں جناح پوسٹ گریجویٹ ہسپتال میں پیش آیا اور جیسے ہی اس وقت وزارت کو رپورٹ ملی تو یہ بیگز ٹسٹ کے لئے بھیجے گئے

They were found fungus-contaminated blood and in those days the action taken by the Ministry was, Sir, that all the stocks of the blood bags bearing the lot numbers in

question have been sealed at JPMC. The JPMC and all other hospitals under the control of the Ministry and the Provincial governments have been advised not to use the blood bags of the said lots. The Director JPMC has been directed to destroy the stocks of sub-standard bags in the presence of a committee consisting of senior officials of JPMC, the suppliers concerned and the Federal Inspector of Drugs and the representative of the suppliers concerned and the report be submitted to the Ministry. The Director JMPC has been further advised not to make payments for the supply of these bags.

The supplier of there bags will not be allowed to participate in the annual tender for the purchase of drugs, medicines. The central ceasing and Registration Board has also approved to persecute the invaded parties and the Federal Inspector of Drugs has already been advised to launch prosecution in the court under the Drugs Act. The provincial Governments are being requested to cancel them drug sale licences.

Sir, in this regard I have to say that the suppliers concerned with the hon'ble has mentioned that they have been block listed. The action has been taken against the officers concerned who were responsible. So, to that effect I would say the action has been taken. Now, I would like to mention the instructions which I have issued recently to institutions which come under the Federal Government and these are all the medicines purchased shall be subjected to test, analysis by the Government laboratories. The Federal Inspectors of drugs of the area have been directed for drawing the samples for the purpose. These are the new measures and the instructions which I have issued to the federal institutions and the Provincial Governments in the cases where the drug is declared to be sub-standard by the testing laboratory, all the stocks of the some quality shall be sealed immediately and the matter be reported to the quality control Authority in Islamabad. The stocks of the sub-standard drugs shall be destroyed by the management in the

presence of the representatives of the firm and Federal Inspector of Drugs of the area.

The Hospital Administrator will ensure the replacement of these stocks destroyed. Sir, here I would like to mention that now we have given this responsibility to the Executive Director and the administrators of the hospitals, and then of course the Store incharge. Departmental action against the defaulters shall be initiated immediately under intimation to the Ministry. No drug shall be accepted with expiry date less than one year and proper storage conditions be maintained.

سید تسنیم نواز گردیزی : یہ ہیں وہ نئی instructions جو میں نے حال ہی میں جاری کی ہیں اور میں سینیٹر صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ ماضی میں اس قسم کے جو کیس پینڈنگ ہیں میں نے ان کا سختی سے نوٹس لیا ہے اور خاص طور پر اس معاملے کا جس کا انہوں نے ایڈجرنمنٹ موشن میں ذکر کیا ہے اس پر ایکشن لیا جا چکا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ کوئی ایسی ضرورت نہیں ہے کہ اس ایڈجرنمنٹ موشن کو ایڈمٹ کیا جائے اور اس پر بحث کی جائے مجھے امید ہے کہ وہ اس کو پریس نہیں کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جناب پروفیسر خورشید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب اس پر کوئی اور نہیں بول سکتا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : بہرہ ور سعید صاحب میں سمجھتا ہوں اس پر بولنے کی ضرورت نہیں ہوگی اگر ضرورت ہوئی تو پھر میں آپ کو زحمت دوں گا۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب یہ تو ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا قوم کی صحت کے ساتھ تعلق ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : لیکن میں اس مسئلہ پر پہلے کچھ کہنا نہیں چاہتا ہوں۔ پہلے محرک کو موقع دیں۔ بہرہ ور سعید صاحب! پروفیسر صاحب کو ابھی نہیں سنا اور میں اس وقت اپنی رائے کا اظہار کردوں تو میرا خیال ہے یہ مناسب نہ ہوگا۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : میں یہ گزارش کروں گا کہ پروفیسر صاحب بعد میں بولیں۔ ہمیں بھی موقع دیں تاکہ ہم بھی کچھ عرض کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : بہرہ ور سعید صاحب، دیکھتے ہیں کہ پروفیسر صاحب کیا کہتے ہیں پھر فیصلہ کریں گے کہ ہاؤس کی رائے لی جائے یا نہیں۔ پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد : میں وزیر صاحب کا نہایت ہی مشکور ہوں کہ انہوں نے بڑے ہی مثبت انداز میں اس مسئلے کو لیا اور ہمارا مقصد بھی یہی تھا کہ اس مسئلے کا کوئی حل ہو۔ انہوں نے یہاں جس طرح مسئلے کو لیا ہے اور اس سے پہلے ہماری ہیلتھ کمیٹی میں جس طرح معاملات کو لیا ہے اس سے مجھے امید بندھتی ہے کہ انشاء اللہ اس ٹائپ کی جو چیزیں ہو رہی ہیں یہ ان کی اصلاح کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ میری دعائیں ان کے ساتھ ہیں اور جو آئندہ کے لئے انہوں نے ہدایات دی ہیں میں ان سے پورا پورا اتفاق رکھتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ اس سے یہ مسئلہ حل ہو گا لیکن ان کی توجہ کے لئے ایک بات ضرور کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جس رپورٹ پر میں نے اپنی تحریک کو مبنی کیا تھا بلاشبہ ۸۹ء میں بھی یہ واقعہ ہوا تھا لیکن ۱۱ر فروری کے ڈان میں، یہ بات کہی گئی ہے۔

"Fresh package supplied by him at the fag end of 1990 were again found to be contaminated with fungus by the Government Laboratories when another random check was made. Surprisingly the firm or the importer never announced to withdraw their batches from the market, if sold any even after the second confirmation by the Laboratories of at least three more batches. It is also a mystery whether the batches were supplied by the firm to only one hospital or more. When contacted incharge of blood bank in Polyclinic Hospital Islamabad, Dr. Sharif confirmed the continued use of the same product although under a different batch number".

یہ وہ چیز تھی جس کی بنا پر میں نے اس کو ۸۹ء کی چیز نہیں سمجھا بلکہ recent کی بنا پر میں

اس چیز کو لایا ہوں اور مجھے توقع ہے کہ وہ اس کو بھی ضرور investigate کر لیں گے ان کی آئندہ کے لئے جو ہدایات ہیں میں اس کو welcome کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان پر سختی سے عمل کیا جائے اور ماضی میں جن لوگوں نے ہماری زندگیوں کے ساتھ یہ گھناؤنا کھیل کھیلا ہے ان کو قرار واقعی سزا دی جائے اور اس سزا کو properly publicize کیا جائے تو مجھے یقین ہے کہ ہم اس خرابی پر قابو پا سکیں گے۔

Syed Abbas Shah: Sir, I endorse the view.

There are places where these contaminated medicines will be available. One remedy which we will introduce Sir, or request the Minister that it is an intention to kill the people and it comes under Section 307 (Pakistan Penal Code). So, a case should also be registered against the firm or the person responsible in the Police also. Because this is an intention of killing.

اگر کوئی killing ہو تو زیر دفعہ 302 تک آسکتا ہے۔

So, this is a very very serious matter.

We want to add this to the knowledge of the Minister that this is still in the market and it has been very widely sold under different name and batches. اب بھی مارکیٹ میں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ جی! ابرہ ور سعید صاحب آپ کچھ فرمانا چاہتے تھے محرک اور وزیر صاحب کے درمیان مسئلہ تو طے ہو گیا اور میرے خیال میں انہوں نے اس کا اچھا نوٹس لیا۔

So, in light of the discussion the motion is not pressed. Thank you. Yes, Syed Tasneem Nawaz Gardezi Sahib.

سید تسنیم نواز گردیزی: میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں، اس سلسلے میں جیسا کہ سینیٹر صاحب نے فرمایا ہے جس طرح ان کو اس معاملے میں تشویش ہے اسی طرح

مجھے بھی ہے میں بھی انہی کی طرح پارلیمینٹ کا ممبر ہوں اور ایک پاکستانی ہوں یہ غلط ادویات اور اسں قسم کے واقعات کسی کو بھی پیش آ سکتے ہیں۔ ہمارے ساتھ بھی سینیٹر صاحبان اور عام آدمی کے ساتھ بھی ہو سکتے ہیں اس سلسلے میں ہم سختی سے نوٹس لے رہے ہیں۔ ایک بات کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں یہ جو رپورٹ ہمیں جناح پوسٹ گریجویٹ سے ملی ہے وہ صرف تین lots کو ٹیسٹ کئے جانے کے بعد ملی ہے۔ محرک نے ابھی پولی کلینک کا mention کیا ہے۔ ہمارے پاس کوئی ایسی رپورٹ نہیں آئی لیکن ان کی تسلی کے لئے میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ تمام ہسپتالوں میں ایک بار پھر اسں کو چیک کیا جائے گا اور میں اسں کا نوٹس لوں گا اور کہیں بھی کوتاہی ہوئی تو ان کو انشاءاللہ سخت سے سخت سزا دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ! اگلی جی پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینس آف دی ہاؤس کیا ہے۔

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, tomorrow is the first of Ramazan. We also have to make arrangements.

Mr. Deputy Chairman: Yes, Chaudhry Sahib, Minister for Parliamentary Affairs.

چوہدری امیر حسین: یہ تھوڑا قانون سازی کا کام ہے اسں پر تھوڑا سا وقت لگے گا۔ زیادہ نہیں لگے گا۔

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, how can the legislative business set down on the Orders of the Day. It is far too substantive a business to be simply dealt with this time looking at the attendance in the House. I am deliberately not using the key word just now. I am not using the word, I am only saying looking at the weather in the Senate, the clouds over the Senate.

Mr. Deputy Chairman: Thanks God, you are so gracious in the last days.

Mr. Javed Jabbar: I am just saying this is legislative, what does he want us to do. He wants us to consider the Bill today. Surely we cannot consider the Bill today. We have to be given notice. We have to file amendments. You cannot conclude the Senate's first term on this note.

چوہدری امیر حسین: ٹائم دیا ہوا ہے جیسے جناب کی مرضی ہے ٹائم بھی دیا ہے جتنا required ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: چوہدری صاحب اس وقت شاید کورم کا مسئلہ بھی اُٹھ جائے تو وہ میرے خیال میں ایک اچھی روایت نہیں ہو گی صرف ایک message ہے میں اس کو پڑھ دیتا ہوں ۔ جی بنگلزئی صاحب۔

میر حسین بخش بنگلزئی: جیسے انہوں نے کہا کہ میں " کی ورڈ " استعمال نہیں کرنا چاہوں گا تو آپ سے بھی گذارش ہے کہ آپ " کی ورڈ " استعمال نہ کریں یہ سوال کسی نے نہیں اٹھایا آپ کی طرف سے بھی نہ اُٹھے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یس جی آپ کے ساتھ رہا ہوں جب آپ دو بھی یہاں بیٹھے رہے ہیں ہم نے آپ کا ساتھ دیا ہے اور آج بھی ساتھ دیں گے ہماری طرف سے کوئی نہیں ہے یہ نیشنل اسمبلی کی طرف سے message ہے ۔

Message——from the National Assembly Sectt:

"In pursuance of rule 109 of Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 1973. The National Assembly having passed the following Bills has transmitted the same to the Senate for information and approval. The Representation of the People's (Amendment) Bill, 1991. (2) The Parliament, and the Provincial Assemblies disqualification for membership second (Amendment) Bill 1991. (3) The Banks nationalization (Amendment) Bill, 1991

for the Bank's nationalization second (Amendment) Bill 1991.

اس کے ساتھ ہی آج کی نشست برخاست کرتے ہیں۔ ۱۸ مارچ کو صبح دس بجے دوبارہ ملیں گے۔

[The House then adjourned to meet again at Ten of the Clock in the morning of 18th March, 1991.]